ویڑے

سفیر لاشاری

۱۹۸۱، ۱۶
۵۷۰۵

ڈٹیوے تیں پھلیل دے پالیمُ تائیں بانگ (شاہ عبداللطیف بھٹائی)

سبھے حق انجم لاشاری دے ہتھ ہتھیکے ہن

ویڑے

سفیر لاشاری

سفیر پبلیکیشنز، محراب والا
ڈیرہ نواب صاحب

۸۹۱،۴۴۱
س ۷۵ ۹
نمبر چہارم

پبلشر: سفیر پبلیکیشنز محراب والا
مطبع: پرنٹنگ محل پریس ناظم آباد کراچی
بار: اوّل
تعداد: ہک ہزار

قیمت

۱۵ روپے

CENTRAL LIBRARY
ACC. NO. ۲۰۵۲۴
BAHAWALPUR

ملݨ دا پتہ:

سفیر پبلیکیشنز

سرائیکی ادبی سنگت محراب والا

ڈیرہ نواب صاحب

اکھیں نیندریں وسماں بیٹھا دلکوں مول نہ وسرے

ٹھمادی پیار دی تیڈے سر کیتی اے پیڑ ڈے

انتساب

ازلوں تتی روہی

دے ناں

گال مُہاڑ

اللہ جلدے اوکھے ویرے ہن جنہاں میکوں شاعر بنا ڈتا۔ نہ میں بہوں پڑھیا لکھیا ہم تے نہ ای میڈے خاندان وچ کئی شاعر تھی گزریا ہا۔

ہُن تاں اوکھا لبھیں یاد آون دی تاں یاد نہیں کریندا۔ پھٹ دل سادے نخیوں لگ پوندن، دل سینہ دکھن لگ پوندے تے دھوں نال ساہ موکھ جھڑ ہے وے بندے پر کیا کرے، سوچاں تے کیندا وس چلدے۔ لے منہ زور چھولیاں کون بدھے؟ بھاویں جو میڈی عمر تے تجربہ کافی ہے پر خیال ——— خیال کوں وڈی طاقت کیہڑھی اے؟ ایں توں زور آور فلسفہ کتھے اے؟

کوئی تاں ایجھا ہووے جیڑھا آکھے ہیں نیالاں دیاں واگاں کوں مرضی نال موڑ سگدا۔ کا تنہ کا تنہ اصلوں کا تنہ، کوئی لکھ فشتاں جاوے۔ اعتبار ڈیوا وے پر سیجھ ڈینہہ لاہوں۔ ایھر سگدے پر سوچاں تے قابو نہیں تھی سگدا۔

میں دی بے وس تھی تے ویریاں دی بیڑھ اچ لڑھدا رہم۔ میں کجھ دی تاں نہ کر سگدا ہم۔ ہا ——— ایہا ہک گالھ میڈے اختیار اچ ہئی جو نُساکوں دی ایہناں سوچاں دا ہمراز چا بناواں۔ لہٰذا "ویرے" حاضر ہے۔ ابندے چھپ تے نُسابڑے سامنے آون وچ میڈے کجھ مہربان سنگتیاں دا دی بہوں سارا حصہ ہے۔ میں انھاں دا بہوں تھوائت ہاں۔ چھیکڑ اچ بس ایہو آکھساں جو نُساڈی قیمتی رائے دی تانگھ اچ رہساں۔

سفیر لاشاری

۱۶ / فروری ۱۹۸۰ء

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	گال مہاڑ	۶
۲	بیش لفظ	۹
	حصہ نعت و قصیدہ	
۳	اے مقصدِ حیات	۱۶
۴	سرکار مدینے والے تے صلوٰۃ...	۱۹
۵	سبب تخلیقِ آدم دا جوڑا...	۲۱
۶	یا مرتضیٰ یا مرتضیٰ اہلاً و سہلاً مرحبا	۲۳
۷	احسان ہے جہان تے مولا شبیر دا	۲۵
۸	کونین توں ودھ مالک	۲۶
۹	آلِ نبیؐ تے ہمت ایجھے	۲۸
۱۰	کون آہدے میں ڈس سگداں	۲۹
۱۱	نبی علی تے حسنؑ دا دلبر حسینؑ	۳۱
۱۲	**حصہ کافی**	
۱۳	بے رنگ را دل واہ	۳۳
۱۴	او کیتے عشق	۳۵
۱۵	روہی دکھڑی بینگھ	۳۸
۱۶	درد میں جتنے ایجھا	۴۰
۱۷	ہاں وچ کھادھم عشق دا تیر	۴۲
۱۸	رو رد تے پئی دھاڑاں	۴۴
۱۹	ایہے کیجی	۴۶
۲۰	کر دلبر یار بھلائی گئے	۴۷
۲۱	ٹر گیا دلدار رلکے	۴۸
۲۲	دمساز جانی کا وڑ	۴۹
۲۳	تیں بِن کو جھا حال	۵۰
۲۴	چوٹ اندر دی عاشق جانڑے	۵۲
۲۵	ازلوں ڈکھی ہم	۵۳
۲۶	کیویں دلدی لگی	۵۵
۲۷	ہُن دردیں کیتم	۵۶
۲۸	الحمدللہ جو دلدار مل گئے	۵۷
۲۹	آ ویخ آ ویخ آ ویخ	۵۸
۳۰	دل وچ لاتے تیر جدایاں	۵۹
۳۱	گل بیتیاں یاد میں کل لودی	۶۰
۳۲	سنڑ دی پیخ دے خاناں	۶۱
۳۳	سسڑی کرے سوال	۶۲
۳۴	پیخ دا سیئں سر دارے	۶۳
۳۵	دلدار پیارا نئیں لبھدا	۶۴
۳۶	سانول دی راہ دلڑی	۶۵
۳۷	ظالم وچھوڑا پیا	۶۶

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
۳۷	دلڑی توں ارمانی	۶۷
۳۸	نبت برہوں	۶۸
۳۹	ادکھا عشق جنجال لوکو	۶۹
۴۰	ہسپے دکھاعشق داروگ	۷۱
۴۱	ہے لیکھ اچ پیچ کلل	۷۳
۴۲	سانول سلونا دلبر	۷۵
۴۳	ایکھا ظلم کماناں	۷۷
۴۴	رُخ توں پردہ یار ہٹائے	۷۹
	غزل	
۴۵	بنیاد رکھ دفا دی	۸۱
۴۶	خیالیں کوں شکلاں	۸۳
۴۷	کجھی رت پانی تھئی	۸۵
۴۸	ہزار منتاں مینوں سے	۸۶
۴۹	سارے شیشے اندھے تھئی	۸۷
۵۰	نہیں شکوہ زمانے دا ہے	۸۸
۵۱	بیاوی اعتبار کر	۸۹
۵۲	کیا حال سناواں درداں	۹۰
۵۳	تیکوں پتہ نہیں ڈے	۹۱
۵۴	مظالم سہہ تے پرچھیندے	۹۲

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
۵۵	تھی گئے تعفل دے	۹۳
۵۶	سڈا مسیح تے آشنا	۹۴
۵۷	اعتبار رہلوں نہیں	۹۵
۵۸	ایں طرح دل کوں	۹۶
	گیت	
۵۹	کملی کوئل شور مچایا	۹۷
۶۰	آدے ماہی ہکوار	۹۸
۶۱	دل دلبر ڈے رخ	۹۹
۶۲	محبت تھی گئی ہے	۱۰۰
۶۳	محبت جرم ہے	۱۰۱
۶۴	سٹ عادت جھیڑے	۱۰۲
۶۵	کوئی نی منڈھ پاند	۱۰۳
۶۶	چھم چھم چھم چھم کرنے آئی	۱۰۴
۶۷	قسم ریندی اجڑ	۱۰۵
۶۸	سوہنیاں دا سہرا	۱۰۶
۶۹	اکھ نال سجنڑ دے	۱۰۷
۷۰	غم دل دے دل	۱۰۸
	ذرعی نغمے	
۷۱	ہنڑ زدر ہلاں تے لاچھ	۱۱۰
۷۲	میڈے دلبیر دے	۱۱۲

پیش لفظ

ریگزار بہاولپور امن و آشتی اور محبت و راحت کی دھرتی ہے اس خطۂ پاک کی شاعری بھی صحرا کے پھولوں کی طرح معتنم، نرم و نازک اور دلگداز ہے۔ پون صدی سے زائد عرصہ پہلے حضرت خواجہ فریدؒ کے زمزموں "روہی" کے سکوت نغمگی سے معمور کیا تھا اس سے قبل یہ صحرا صرف گرمی اور پیاس کی علامت تھا مگر انہوں نے اس کو محبت اور وارفتگی کا نشان بنا دیا۔ ان کے نغمے اور کافیاں آج تک لاکھوں دلوں کے ترجمان ہیں اور شہروں صحراؤں اور نخلستانوں کے باشندوں میں آج بھی انکے اعجاز کلام کا طوطی بولتا ہے۔ اسی خاک زرنگار نے سیفر لاشاری کو جنم دیا پاکیزہ فکری اور حسن کلام کی خصوصیات نے ان کی شاعری کو اپنے عہد کے سخنوروں میں بہت بلند مقام بخشا ہے۔

سیفر لاشاری کا پیشۂ آبا بھی مرزا غالب کی طرح سولیشت سے سپہ گری تھا، سو زندگی کے بیش قیمتی سال وردی میں گذر گئے۔ صحرائی فوج کے کیمل کور میں بھی رہے اور پیدل فوج میں بھی — بالآخر امیر آف بہاولپور کے باڈی گارڈز میں شامل ہو گئے۔ حال ہی میں اس سروس سے فارغ ہوئے ہیں، فراغت کے بعد اولین کاموں میں احباب کے اصرار پر ایک یہ کام بھی تھا کہ ورق ورق اس کلام کو مجمع کریں جو اس دوران شعر کے سانچوں میں ڈھلتا رہا تھا۔ چنانچہ انکے کلام کا پہلا انتخاب "دپرے" کے نام سے زیرِ نظر ہے جس میں گیت، کافیاں اور غزلیں شامل ہیں۔

سیفر لاشاری ایک کہنہ مشق اور پختہ فکر شاعر ہیں۔ ان کو بھی وہی فکری اور ثقافتی عناصر و عوامل ورثہ میں ملے ہیں جو ان کے دوسرے ہمعصر شعراء کے حصہ

بس آئے ہیں۔ لیکن ایک بات جو صرف ان سے خاص ہے وہ ان کا "ڈکشن" ہے ان کی زبان انتہائی شیریں اور انتہائی معیاری ہے جس میں وقار بھی ہے اور پاکیزہ رکھ رکھاؤ بھی، وضعداری بھی اور احترام بھی اور معاملات زندگی کے خوبصورت گفتگو کے حسین محاورے، روزمرہ استعارے کثرت سے زیر استعمال رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ٹھیٹھ ٹکسالی سرائیکی الفاظ جو مخلوط آبادی کے دوسرے سرائیکی علاقوں میں تحلیل ہوتے جا رہے ہیں سفیر لاشاری کے ہاں مل جاتے ہیں۔

سفیر کے اسلوب اظہار میں صراحت و رمزیت اور اشاریت اور علامت ہر طرح کی مثالیں بکثرت موجود ملتی ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے، ہمارے یہ شاعر جو شعریت RYTHM کے بہت دلدادہ ہیں۔ زبان کے خالص اور معیاری رکھنے کے لئے شعوری اور غیر شعوری دونوں طرح کوشاں رہتے ہیں۔ میری یہ پختہ رائے ہے کہ :

سفیر لاشاری اور ان کے ہم مزاج دوسرے تمام شعراء اس اعتبار سے بھی سرائیکی زبان کے محسن اور محافظ ہیں کہ انہوں نے اپنی صدی کی شیریں ترین معیاری زبان کی لطافتوں کو محفوظ کرنے کا اہم فریضہ انجام دیا ہے۔ کیونکہ سچل سرمست، مولوی لطف علی خواجہ غلام فریدؒ اور خرم بہاولپوری نے اپنے اپنے عہد کے معیاری ذخیرۂ الفاظ کو محفوظ کرکے جو خدمت غیر شعوری طور پر انجام دی ہے وہ زبان کی ارتقائی تاریخ کے اعتبار سے بے پناہ اہمیت کی حامل ہے اور اس کی افادیت کا اندازہ لسانیات کے محققین ہی کر سکتے ہیں

سفیر لاشاری کے کلام کی عمومی خصوصیات میں ریگزار بہاولپور کی ثقافت کی عکاسی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ زیر نظر مجموعہ میں ان کی ایسی کئی منظومات شامل ہیں جن میں صحرا کی وسعت وہاں کے باشندوں کے طرز زندگی گلہ بانوں یہاں تک دودھ دوہنے اور بلونے کے معمولات زندگی کی خوبصورت منظر کشی کی ہے۔

حیثیت سے معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی کو بہت اہمیت حاصل رہی ہے۔ ایک حساس اور صاحب صلاحیت سخنور کی حیثیت سے انہوں نے نازک سے نازک تاثرات کو نظم کیا ہے — اور اس کامیابی کے ساتھ کہ ایک تاثر قاری یا سامع پر بھی وہی کیفیت طاری کرتا ہے جو خود شاعر پر وارد ہوئی تھی جنگ ۱۹۷۱ء کے بعد راقم کو سفیر لاشاری کے ساتھ ملتان اور بعد میں بہاولپور کے ریڈیو مشاعروں اور ادبی نشستوں میں شریک ہونے کا موقع ملتا رہا ہے۔ وہ ڈوب کر پڑھتے ہیں اور کیفیات شعر میں اپنے ساتھ سامعین کو بھی بہالے جاتے ہیں۔

کافی وہ روایتی صنف شعر ہے جس نے وادی سندھ کی ہر زبان کے ادب کو متاثر کیا ہے ان زبانوں کا کوئی بھی صاحب سخن خواہ اس کو اپنا ذریعہ اظہار نہ بنائے پھر بھی اس کا اس سے متاثر ہونا یقینی ہے۔ سفیر لاشاری نے کافی کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ صحرائی مناظر کی جس طرح انہوں نے کافی میں تصویر کشی کی ہے۔ وہ انہیں سے خاص ہے راقم کو سرائیکی ادب کی دیرینہ طالب علمی کا اعزاز حاصل ہے مگر میں نے خواجہ فریدؒ کے بعد روہی کے بارے میں اس قدر مرصع مصوری اور کسی شاعر کے ہاں نہیں دیکھی جو سفیر لاشاری کے ہاں موجود ہے۔ ایک کافی میں جو انہوں نے زیر نظر مجموعہ میں شامل کی ہے اس کا مطلع یہ ہے :

روہی وٹھری مینگھ ملہاراں سا لوں موڑ مہاراں
چھمبڑ، بندھ نے ڈہرین پانی اُٹھے تارمتاراں

برسات کا موسم جب صحرا میں پانی کثرت سے برسے، خود رو پودے اُگ کر ریت پر سبز بنا کاری کر دیں تو یہ ٹھنڈک اسے روہی کا بے مثال موسم بنا دیتی ہے۔ یہی اس دیس کی حقیقی بہار ہے اور امنگوں اور آرزوؤں کا موسم بھی۔ متذکرہ کافی کے اس بند میں شاعر نے چولستانی برساتی پودوں کے نام گنوائے ہیں۔

بھرا، ڈودھک، مویاں، چھپری، ھیل، کنڈھیل، اُلّی
لب اُدھیں تے دھامن، سنھ پی نال وساہ و لھیندی
ہلدا، بھرٹ، مرٹ، بسٹ، لاٹھی، کترن، لایّن بہاراں

ان میں سے کترن وہ مشہور خوشبو دار گھاس ہے جسے ہرن اور دوسرے جانور بہت شوق سے کھاتے ہیں اس بند میں حیوانی دولت کا ذکر ہے۔ دیکھئے ؎

دگ ڈاچیاں دے دھن گائیں دے بھیڈاں بکریاں چھانگاں
لیلے گابے کھیوے سُمدن ہرن مرینداں چھانگاں
بے فکرے تھی مستیاں دے وچ ٹردن جوڑ قطاراں

اس کافی کا مقطع بھی دیکھئے جس کا سوز و گداز سیفر کے عمومی مزاج کی نمائندگی کرتا ہے ؎

سائیاں ہا جھوں مال ڈ ڈھیلا کئی نیں ہتھ پھریندا
کیندی بکری ؟ کون سنبھالے ؟ ہر کئی ہے ڈرکیندا
اپنی آپ سنبھال سیفرا لہہ رل گئی دیاں ساراں

سیفر لاشاری کی ایک اور کافی جسے اس مجموعہ میں شامل کیا گیا ہے مطلع یہ ہے ؎

آپے وسنجا عشق دا روگ رائی
جوگ رائی جندڑی جوگ رائی جوگ رائی

ایک بند بھی ملاحظہ ہو ؎

نفی ہیں عشق دے راہ ڈودراہی
این منزل دیچ عیب ہے ساہی
کئی رل مرتے سٹ شِکت نشاہی
عشق دا اخر حاصل جوگ رائی
جوگ رائی . . . . . .

ہمارے شاعر کی ایک اور کافی کا مطلع یہ ہے ؎

تیں بن کوجھا حال وے ماہی رووں نال وبارے
بھوں مُد گذری نانگھ تنگھیندیں ہن تاں موڑ مہارے

اس کافی میں سیفر لاشاری کی شاعری میں جذبات کی مصوری، جزبات نگاری، زبان کی شیرینی اور سوز و گداز چاروں خصوصیات نقطۂ عروج پر نظر آتی ہیں، ایک بند دیکھئے ؎

اُٹھڑیں بھیڑیں وہماں تیڈا دل کومول نہ ڈِیرے
آپ مہاڑی نیڈڑے غم دے آپ کریندیاں ڈیرے
لب کنبدن ڈسکارے آندن لگ وبیندی نک دھارے

اس کافی کے متذکرہ بند میں سے لفظ "ڈیرے" کو زیر نظر مجموعہ کا عنوان منتخب کیا گیا ہے۔ ویرے ایسی لطیف دلی کیفیات کو کہتے ہیں جو اپنی کسی متاعِ عزیز کے بارے میں تفکرات پر مبنی ہوں یعنی ایسے غم اور اندیشے جن میں شیرینی کی کیفیت اس لئے ہو کر وہ محبوب و مطلوب کے بارے میں ہوں

کافی ہمیشہ سے اولیائے اللہ اور صوفیائے کرام کا ذریعہ اظہار رہی ہے اس لئے معرفت و تصوف کے مطالب اس میں اکثر بیان ہوئے ہیں۔ ہمارے ہمعصر شعرائے کافی کے کینوس کو اگرچہ بہت وسیع کیا ہے مگر پھر بھی وحدت و کثرت، دنیا و آخرت اور عشق و محبت کے نازک تر مفاہیم کو کافی میں اب بھی سمویا جاتا ہے۔ یہاں سیفر لاشاری کی ایک کافی کا حوالہ بے جا نہ ہو گا جس میں انہوں نے وحدت الوجود کے مسئلہ کو بہت صراحت سے سمجھایا ہے۔ مطلع ہے ؎

بے رنگ رادل داہ رنگ ڈکھائے نی
وس نحن اقرب اُدھیڑ مرائے نی

سات بندوں کی اس کافی کے مقطع پر اکتفا کیجئے اور مشکل موضوع اور اسلوب اظہار کا اندازہ لگایئے ؎

اندر دی توں ہیں باہر دی توں ہیں
باطن دی توں ہیں ظاہر دی توں ہیں

ارحم وی توں ہیں فا ہروی توں ہیں
مفتے سفیرا چیتے رلائے نی ! !

روایتی اصناف میں جن کو سفیر لاشاری نے اپنایا ہے گیت بھی شامل ہیں۔ سادگی۔ بے ساختگی اور موسیقیت ان گیتوں کی خصوصیات ہیں۔

اب آخر میں سفیر لاشاری کی غزل پر ایک نظر۔ دراصل جس طرح قصیدہ اور مرثیہ عربی سے فارسی کی معرفت اردو میں آئے تھے بالکل اسی طرح غزل فارسی سے اردو کی معرفت سرائیکی میں آئی پھر بھی غزل کی عمر سرائیکی زبان میں دوسو سال سے زیادہ معلوم نہیں ہوتی۔ موجودہ صدی عیسوی کے نصف اول میں خرم بہاولپوری نے سرائیکی غزل کو بام عروج تک پہنچایا تھا۔ جس طرح کے بے ساختہ مطلع کہ

ایہا بیٹگر کھل جو باں کھڑی اے
چٹے ڈینہہ دے چندر چڑھائی کھڑی اے

مولوی نصیر الدین حسن خرم بہاولپوری نے نزاکت خیال اور بندش کے جو نفیس معیار قائم کیے غزل کے میدان میں سفیر لاشاری نے انہیں سرنگوں نہیں ہونے دیا یہ بہت بڑا امتیاز ہے ان کی چند غزلوں کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں

کئی سستی شئے اج وی ہے پنوں دی گول وچ
او ڈیکھ رتی لیر پئی ڈسدی ہے جال تے
کندھ ڈھٹی ہے تاں ڈوں گھر ہوں نیڑے تھی گئن
فاصلے مٹی دیاں کندھاں توں وی تھیندے رہندن
آپنا کیہو جیہاں پیار ہے جیندیں مرگیوں
پیار والے تاں مرن بعد وی جیندے راہندن

ذہن جو بدلئین نظر دا ذوق وی او نی رہیا
کھنڈرئیں دے رُوپ وچ نظرئین پری خانے بہوں
نفرتیں دی چو رگپ اخلاص نگلیندی گئی
برنتری نے کھہ سٹے لوٹ یارانے بہوں
درد دل ناپید ہے سوز جگر نایاب ہے
درحقیقت شہر وچ کھل گن شفا خانے بہوں
باغیاں تھی تے سفیرا آپ تاں گلچیں نہ بݨ
اے چمن مہکیا ہے گھن تے رت دے نذرانے بہوں

پتھر دے دل تے پھلاں جہیں روپ دستو
سادل دا بردہ پاتے شکاری نے جال تے
پوہ مہینہ ٹھڈیاں لورھیاں میڈا کھولاݨ دروازے
گھر دی ولتݨ ہکا گندی آپ ولھیاں درتے تاتاں
دل وی سنگت ٹوری ویندن توں توڑیں حال سفیر اے ہے
تت اسمان ٹھکارے مارے دھرتی جھلے روز مکاتاں

کیجھی رت بانی تھئی کیجھا زمانہ آ بیا
آپنے ڈیکھ تے آہدن جو بیگانہ آ ما
کل وی نکتے خون ڈوں چوئیں دے ہتھوں ڈوں چاردا
اج وی ہک کالم سلونا تھی گیا اخبار دا

جے اج وی چندر نہ نکتا تاں کیا بنا سگساں
گھروں نکل تاں پیہاں دل دا کینوس چاتے

سیفر لاشاری فکر و فن کے لیے مقام پہ ہے جہاں کسی فنکار کے ہاتھوں کسی زبان کے ادب کی تاریخ بنا کرتی ہے۔

انہوں نے تخلیقی ادب میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے ہاتھوں سرائیکی غزل کو نئی جہتیں ملی ہیں اور کافی کی موضوعاتی تجدید میں بھی خوبصورت اضافے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کافی سے معرّا اور آزاد نظموں تک کوئی بھی صنفِ سخن ان کی تخلیقی خدمات سے محروم نہیں رہی۔ سرائیکی شاعری کو ان کی ذات سے ابھی بہت توقعات ہیں۔ در اصل سرائیکی شاعری کے اساتذہ فن میں نصیر الدین حسن خرم بہاولپوری کے بعد جو جگہ خالی ہوئی ہے وہ ابھی پر نہیں ہو سکی اگرچہ اس میدان میں بہت سے شہسوار موجود ہیں مگر تخلیقی معیار کے جن خطوط پر سیفر لاشاری کا قلم رواں ہے۔ عجب نہیں کہ کچھ عرصہ بعد سوادِ ادب یہ فیصلہ دے کہ اس مقامِ ادب کی نیابت کا تاجِ استحقاق سیفر لاشاری کے سر ہے۔

صدیق طاہر

۵۲۸۔ ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن رحیم یار خاں

نعتِ رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے مقصدِ حیات، اے محبوبِ کبریا
لاکھاں سلام تیں تے مخدومِ انبیا

آوݨ تیڈا جہان تے اللہ دا ہے کرم
دھرتی اُتے ٹِکایو جاں بھاگیں بھریا قدم
کسریٰ دے کوٹ کنبے گئے سر بھر ڈھٹھے صنم
آتشکدہ ایران دا وِچ پل دے وِجھ گیا

اعلیٰ ہے تیڈی ذات تے اعلیٰ تیڈا نسب
اعلیٰ ہے تیڈا علم تے اُمّی تیڈا لقب
مطلوب رب ہے جگ دا تے طالب ہے تیڈا رب
روح الامین در تے سدا رہندے سر جھکا

اے آمنہ دے لعل، توں دُرِّ یتیم ہیں
رب وی رحیم ساڈا تے توں وی رحیم ہیں
ضامن ہیں عاصیاں دا توں کیڈا کریم ہیں
بے وارثے نی رہ گئے بے کس تے بے نوا

مخلوقِ کائنات وچوں انتخاب ہیں
اللہ بے مثال ہے توں لاجواب ہیں
ایں گلشنِ حیات دی توں آب تاب ہیں
توں ابتدا دا منڈھ تے آخر دی انتہا

ہک پل جدائی تیں کنوں سہندا نہیں خدا
ہیں سانگے تیڈے سارے کوں ہس کول رکھ گھدا
خالق تے خلق ڈوہاں دے توں کول ہیں سدا
تھیندا نہیں گزارہ کہیں دا تیڈے سوا

سوہندا ہے تیڈیاں چشماں دے وچ مازاغ البصر
لو جھکے المنیر لقد نور القمر
توں ہیں سراپا نور، تیڈا نور، نور گر
پانی ہے سجھ تے چندر تیڈے نور توں ضیا

مالک نے تیکوں بخشیا ہے ہر دو سرا دا راج
چوڈاں طبق تے کوں کجی ہے کلھے تیڈے دی گاج
بنیا ہے تیڈا جوڑا دی عرش بریں دا تاج
معراج تیڈے وانگ کہیں کوں نہیں تھیا

دنیا نے میکوں ویڑھیا ہے ڈکھاں دے دم وچ
آتے لکیاں سفیر تیڈی آ م شام وچ
کتنا اثر ہے آقا تیڈے سوہنے نام وچ
صدقہ ایں پیارے نام دا وگڑی میڈی بنا

نعت رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلعم

سرکار مدینے والے تے صلوٰت بھجیندیں ہاں ٹھردے
جتھ آوے نام محمد دا چم اکھیاں لیندیں ہاں ٹھردے

این ناں وچ لکھ لکھ برکت ہے — اے نام تاں منبع رحمت ہے
جیں ذکر دا ذاکر رب ہووے — اوہو ذکر کریندیں ہاں ٹھردے

بوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ — ہیا غوث، قطب، ابدال، ولی
سب نام محمد چمدے آئے — اے نام چمیندیں ہاں ٹھردے

نوحؑ، نام محمد پڑھیا ہا — تھوں بیڑا کرنے چڑھیا ہا
آدم دا، نام محمد پڑھ — چھٹکارا پیندیں ہاں ٹھردے

این نام دا شان ڈسایا ہے — شبیرؓ نے ساتھ کٹایا ہے
ہے فدیہ نام محمد دا — تن تیر جھلیندیں ہاں ٹھردے

ڈٹے قاسمؓ گھوٹ علی اکبرؓ — ہے عونؓ و محمدؓ تے اصغرؓ
ہے نام محمد جگ روشن — ہن سر کپویندیں ہاں ٹھردے

کیا خوش قسمت ہن او بکریاں — بوجہل دے ہتھ والیاں ککریاں
جھاں آکھیا حق فرمان تیڈا — اقرار کریندیں ہاں ٹھردے

جیڑھا آدھے احمد خاکی ہے — اُوندے دل تے آئی تاکی ہے
اولُور سدّیندیں سڑدا ہے — ساڈا نُور سڑیندیں ہال بھڑدے

کئی رہندن مست عبادت وِچ
کئی پاون چین ریاضت وِچ
ہیں مدحت خوان سفیر اساں
ساڈا نعت الکھیندیں ہال بھڑدے

نعت رسولِ مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سببِ تخلیقِ آدم دا جو ہا او محترم آیا
بٹھیے جیں کان عرش و کرسی و لوح و قلم، آیا
لَقَد جَاءَکُم رَسُولُ اللہ جیندے آوݨ دا شاہد ہے
او ہو سرتاج نبیاں دا نبوت کر ختم آیا
جیندا رحمان واصف ہے، قصیدہ جیندا قرآن ہے
جیندے سر تاج طٰہٰ دا، اُو ہو والاحشم آیا
جیندا والشمس دا مکھڑا، جیندیاں واللیل دیاں زلفاں
جیندی کملی مزمل دی۔ او وارث حرم آیا
کفر دے گھگھ اندھارے وچ خدا نے نور چمکایا
محمد مصطفٰے توحید دا گھن تے علم آیا
بجھیا آتشکدہ ایران دا تھر تھل پئی کفر اچ
کمبیے بت خانے، سر دے بھر زمین تے ہر صنم آیا
مقدر جاگ پئے ارض و سماوی کل خلائق دے
جیندے آوݨ دیاں تانگھاں ہن اُو ہو بحرِ کرم آیا
جہالت دی خزاں نے ساڑیا ہا باغ ہستی کوں
تھئی برسات رحمت دی جڈاں سئیں دا قدم آیا
جیندے حق رحمتہ اللعالمین قرآن وچ آندے
گنہگاراں کوں بخشاوݨ او شافعِ اُمم آیا

محمدؐ تے پڑھو صلوات رب پڑھدے ملک پڑھدن

ایہا جنت دی کنجی ہے امرا ے دم بدم آیا

سیفر ابخت ورہیں نوں مدح خوان محمدؐ ہیں

طفیل لغت گوئی جھتے وچ باغ ارم آیا

نذرانہ عقیدت

بر یوم ولادت با سعادت شیرِ خدا، فاتح خیبر، مولائے کائنات
حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

یا مرتضےٰ یا مرتضےٰ — اہلاً و سہلاً مرحبا

اے ساقیٔ رنگیں ادا — حبِ علیؑ دی مے پلا
مدہوش کر بسمل بنا — بر ربط و جا امین سنا
اہلاً و سہلاً مرحبا

آئی خوشی دی رات ہے — تھئی نور دی برسات ہے
تھئی مست کائنات ہے — مالک جو اینڈا آگیا
اہلاً و سہلاً مرحبا

معمور ہے عرشِ بریں — پُرنور ہے ساری زمیں
مسرور ہے روح الامیں — پڑھدا کھڑے صلِ علیٰ
اہلاً و سہلاً مرحبا

دیوار کعبہ تھئی ہے شق — مرعوب تھئے چوڈاں طبق
تھی جو گیا اظہارِ حق — باطل اتے غالب تھیا
اہلاً و سہلاً مرحبا

خوش تھی تے آکھے مصطفیٰ — اج مل گیا میکوں بھرا
کلھا ہیں ہم اینڈے سوا — اللہ ڈتی جوڑی رلا
اہلاً و سہلاً مرحبا

بے شک میں ہاں علمی نگر — ایں شہر دا ایہو ہے در
مسجد دی گھر کعبہ دی گھر — رب ڈِے ڈِتی اپنی رضا
اھلاً و سھلاً مرحبا

وچ جہد اژدر چیر نس — "عنتر" تے "گبر" چیر نس
"مرحب" داوی سر چیر نس — مشہور تھیسی لا فتیٰ
اھلاً و سھلاً مرحبا

اے حسین ابنِ علی ہیں فخرِ اسماعیل توں
ہیں ناطقِ قرآن توں تفسیرِ خوابِ خلیل توں
مخدومِ جبرائیل توں مقبولِ ربِ جلیل توں
توحید دی تکمیل توں اسلام دی قندیل توں
تیڈی منزلت بہوں ڈور ہے انجان ہاں ناداں ہاں
کراں عرض کیا مقدور ہے ناقص عقل انساں ہاں

نذرانۂ عقیدت بحضور امام عالیمقام شہید کربلا

احسان ہے جہاں تے مولا شبیرؑ دا
سب کجھ لٹا تے دینِ محمد بچا ڈِتا
خوابِ خلیلؑ دی اجاں تفصیل رہندی ہئی
قربانیٔ ذبیحؑ دی تکمیل رہندی ہئی
مالک حسینؑ بنڑیا رضائے قدیر دا — ذبحِ عظیم بنڑ تے ایں کُنبہ کہا ڈِتا
پیغمبری دا ناز بنڑیا فاطمہ دا لال
ایں باکمال دی نہیں ملدی کوئی مثال
ملکاں فلک توں ڈٹھا نظارہ سر بُریدا — جگ کوں رُوائے قضا ایں قضا کوں رُوا ڈِتا
قاسمؑ دے سہرے رُل گئے اکبرؑ مر تج گئے
کندھی اُتے عباسؑ دے بازو کھیچ گئے
صغرؑ دا گُل نشان ہا حرمل دے تیر دا — رت نال ڈیوے بال تے ننھے چن چڑھا ڈِتا
تکبیر وچ امامؑ کوں تکبیر مل گئی
لاغر نبیؐ دے دین کوں اکسیر مل گئی
آبِ حیات خون ہا زینبؑ دے ویر دا — ایماں کوں بچایا تے خود سر کٹا ڈِتا
روشن ہے کُل جہاں تے فرمانِ مصطفیٰ
"قرآن و اہلِ بیت، زمانے دے رہنما"
فاسق بھلا یا حکمِ بشیرؐ نذیرؐ دا — لُٹ مال سارا، آل کوں جیلاں بھجا ڈِتا
انسانیت دے واسطے زینت حسینؑ ہے
خیر الوریٰؐ دے دین دی عظمت حسینؑ ہے
نذرانۂ عقیدت اے سہرا سغیر دا — پنجتن دے مدح خواناں دے وچ ناں گنا ڈِتا

نوحہ

کوہین نوں ودھ مالک کوہین دے غم گئے
حد صبر دی ودھدی گئی تک ظلم دستم گئے

امت نے بھلائے سبھے احکام قرآنی
منہ آل کنوں پھیر گئے ظلم دے بانی
ناں ترس کتونے اتے اصغرؑ دی نادانی
گل چیر ڈتا حرمل بے پیردی کانی
لُڑھ کھیر دہن پاک توں وچ خون دے جم گئے

آ ظالماں پھل سہرے دے دھرتی اتے کیرے
گھوڑے چا بھجونے اتے لاشہ کھتیا پیرے
مظلوم گولیندا ودا، چیندا اودا پیرے
فرما دے، میکوں گھوٹ دے بھدے نہیں دیرے
ست سیجھ تتی ریت تے بنڑا میڈا سم گئے

پھل سانگ غضبناک دا سینے اتے سہہ تے
ہمشکل پیمبرؑ نے سڈیا گھوڑے توں ڈھہ تے
اکبرؑ دی جوانی لُٹی مطلب ایہو لہہ تے
شبیرؑ نے الحمد پڑھیا خاک تے بہہ کے
اکھیاں توں اندھارا تھیا پیچ پسلیاں کو خم گئے

پانی ڈکیتے گئی بحر تے غازیؑ دی سواری
حملہ چا کیتا رل تے سبھے لشکر ناری
ہر پاسوں غضنفرؑ تے ہا مہینہ تیراں دا جاری
نیزے ڈھال بنادے ودا کر مشک پیاری
بازو ڈوہیں کپیجے اتے رل مشک علم گئے

مسلم ڈیکھو اسلام دی توقیر کریندے
خود ناطق قرآن تے پئے تیر چلیندے
کئی نیزہ مریندے، کوئی شمشیر مریندے
مظلوم پیا ظہر دی تکبیر سنیندے
تھم سجدے ودھا ونڑ والے احسان ختم گئے

رو رو تے سکینہؑ ودی بن وچ ایہ الاوے
مسلم کوئی ایجھا ہووے چا ترس کماوے
تطہیر دی مالک ہاں اے شمرؔ کوں ڈساوے
مارے نہ طمانچے تے میڈے دُرنہ لہاوے
سُنڑ کوک اے معصوم دی کنب لوح وقلم گئے

بھلسن نہ سفیرا ایہے امت دیاں بھلایاں
لٹ آلؑ دا سب مال تے بھاہیں چا لوایاں
ول عابدؑ بیمار کوں بیڑیاں چا پوایاں
ٹروایا تے شتراں دیاں مہاراں چا نیایاں
پابند رسن باجھ ردا، شام حرم گئے

نوحہ

آلِ نبیؐ تے اُمت ایجھے ظلم وسائے
رت روندا اسمان، ملائک سوگ منائے

عترت پاک رسول اللہ دے سارے شان بھلیونے
لختِ جگر حیدرؑ صفدر کوں، کربل آن رلیونے
مارُو بن کنڈیالے دے وچ بیداں دیرے لائے

ریت گرم دی مسند تے چڑھ بیٹھا دین دا والی
بن پانی رہیا باغ اُجڑدا، ڈیدھا رہ گیا مالی
ظلم دی اکھ وچ سڑ گئے غنچے کہیں ناں کیتے سائے

دین دیاں دعوے داراں ڈتیاں دین کوں سوغاتاں
زہر بھریاں شمشیراں چلتے پڑھن آئے آیاتاں
مصحف رُحل رکھیا نیزاں تے برچھیاں ورق ڈلائے

ھل من ناصر ینصرنا کھڑا آکھیا لالِ علیؑ نے
نیزاں تے تلواراں دے جھڑ کیتے فوج شقی نے
لک ہزار تے لوں سو پنجھا زخم حسینؑ کوں آئے

مہر نبیؐ دے راکب نے آ کیتی شمر سواری
ناں رُکیا ہتھ ظلم دا، رُکیا خنجر نیر ھاں واری
وچ تکبیر ڈتیاں تکبیراں، عرش عظیم ہلائے

پتھراں دیاں برساتاں دے وچ آل پھری بازاراں
ظاہر مُکھ تطہیر دیاں سیپیں پیش تھیاں درباراں
ڈیکھیاں لکھیندے عابدؑ رت دے نیر وہائے

شام دے بندی خانے دے وچ آل جھلیاں تعزیراں
غم توں چن دا سینہ داغی فلک تے سرخ لکیراں
نہیں لکدا اے خون سفیرا لکھ پیا لوک لکائے

شانِ علی رضی اللہ عنہ

کون آہدے میں ڈس سگداں اے رتبہ شہ مرداں دا ہے
حیدر نور مجسم ہے تے چہرہ خود رحمن دا ہے

گھر اللہ دا، گھر حیدر دا، کعبہ دی حیدر دا گھر
جبرائیل دا پاک معلم، پیو مٹی دا۔ اُولی الامر
موسیٰ تے ہارون مثل ہن پاک محمد تے حیدر
اوڈو ہیں عمران دے چن ہن، اے دی چن عمران دا ہے

حیدر ہے حسنین دا بابا تے شوہر زہرا دا ہے
لقب ایندا ہے اسد اللہ یعنی اے شیر خدا دا ہے
باب العلم نبوت ہے، تے منبع پاک ولا دا ہے
غوث قطب ابدال قلندر، منگتا ایندے دان دا ہے

ہجرت دی شب پاک نبیؐ دے بستر دا حقدار علیؑ
وچ غدیر دے لاکھاں وچوں ممبر دا حقدار علیؑ
روز جلیھیں بنڑیا فاتح خیبر دا حقدار علیؑ
کوئی نہیں فاتح حیدر دے انگوں حیدر یزداں دا ہے

چالھی گھر وچ رہی مہمانی ہر گھر دا مہمان علیؓ
مجھی مندری گول تے کھن آئی جاں سٹر لیں قربان علیؓ
مکدی گالھ نصیری آہدے ساڈا رب رحمان علیؓ
گھوڑے چڑھدیں ختم سُنڑا اوے او قاری قرآن دا اے

اُحد، بدر تے خندق دیوچ، حیدر دی تلوار چلی
انھ جھکی، اُتھ اُبھری، اُدگئی، اے آئی تے اوں وار ولی
ہر غزوے وچ تیغ دے جوہر خوب ڈکھائے جرار علیؓ
شیر ببر ز حیدر صفدر غازی ہر میدان دا اے

بینگھے دیو چہ اژدر چیریا، لحر قہر پہنچا چھوڑیا
عنتر، حارث، مرحب کوں وچ نار سقر پہنچا چھوڑیا
جتھے ہن اُنھاں دے پیو دادے اصلی گھر پہنچا چھوڑیا
دار علی توں سوہ ڈلدے تے سر کنبدا اسمان دا اے

میڈا خون علی دا خون اے خون علی میڈا سمجھو
میڈے بعد بھلا ہے نہ اے خاص ولی میڈا سمجھو
راز خفی دا ماہر ہے تے راز جلی میڈا سمجھو
حیدر دے حق اے فرمودہ نبیاں دے سلطان دا اے

آل نبی ہے نوح دی کشتی لنگر دین مبین سمجھ
آل دی حب وچ جنت کوثر ملدن نال یقین سمجھ
آل رسولؐ دا جو ہے دشمن او مردود لعین سمجھ
مومن سمجھ سگیں نہ اوکوں، او چیلا شیطان دا اے

شانِ حسینؓ

نبیؐ علی تے حسن دا دلبر حسینؓ زہرا دا نور النور
قرآن تحقیق نال آہدے حسینؓ طاہر حسینؓ اطہر

حسینؓ اوہے سائیں جیندے کیتے خدا نے عرشاں توں بھیجے جوڑے
حسینؓ اوہے سائیں جیکوں احمدؐ نے مونڈھے چایا ہا وانگ گھوڑے
حسینؓ اوہے جیندا موتجیجہ خدا نہ سہے تے موتی تر دڑے
نماز وچ کوئی نہ فرق آیا توڑے جو تسبیح پڑھیونے ستر

حسینؓ نز یچھا امام ہے سائیں تے گل ہے پنجواں اے پنجتن دا
حسینؓ ملت محمدی تے تاں خاص عطیہ ہے ذو المنن دا
حسینؓ روشن چراغ ہے سائیں ایں شمع حجت والی انجمن دا
حسینؓ دے ہتھ ہے مشعل حق حسین راہ وفا دا رہبر

حسینؓ مخدوم جبرائیل اے حسین عظمت نشان ہیوے
حسینؓ کوں سائیں نہ سمجھ قاری حسینؓ تاں خود قرآن ہیوے
حسینؓ کولوں سبھے بہشتاں حسینؓ دے ہتھ عنان ہیوے
حسینؓ ہے سلسبیل والا حسینؓ مختار حوض کوثر

حسینؓ ایجھا غیور توڑے جو بھیج قاصد یزید آکھیا
یا بیعت کر یا تیار تھی ونج جو ظلم تھیسن شدید آکھیا
نہ بوند پانی دی ملسی تیکوں اے فوج دجال تے پلید آکھیا
حسینؓ آکھیا حسینؓ ہاں میں، ڈرا نہ میکوں میں ہاں دلاور

مدینہ چھوڑیا تے حق نہ چھوڑیا، اجاڑ جنگل کوں آ وسا دیا
ستم دے اندھے اندھار دیوچہ چراغ حق دا جگا ڈکھایا
جوان پتراں دے لاشے چاتے معصوم ہتھاں تے چا کہایا
اجاں ڈکھل ہن مزید آکھے حسینؑ صبر و رضا دا پیکر

اے چرخ مارے ہزار چکر حسینؑ ڈوجھا ڈکھا نہ سگسی
حسینؑ وانگوں خدا دی راہ وچہ کوئی دی کُنبہ کُہا نہ سگسی
حسینؑ وانگوں خدا دے فرضاں کوں کوئی دی کرا دا نہ سگسی
وضو لہو دا بدن تے تیغاں اتے سر ہا سجدے جو چلیا خنجر

حسینؑ انسانیت دا محسن حسینؑ بنیاد لَا اِلٰہ ہے
حسینؑ دینِ خدا دا محسن حسینؑ حق نال بادشا ہے
حسینؑ فخرِ خلیلؑ ہے سئیں حسینؑ تفسیرِ اِنّما ہے
حسینؑ ذبحِ عظیم دی ہے حسینؑ کربل کہیے بہتر

لوایاں عابد کوں طوق بیڑیاں ٹرایا پیدل چھکا مہاراں
توڑے جو بیمار شہ دے تن تے ستم دے گل کھل بنائے سوار
توڑے جو ہتھراں دباں بازاراں وچ نبیؐ دی عترت پھری بزاراں
ستم گراں دے ستم تے چھا گئی ہے سئیں زینبؑ دے سر دی چادر

سفیر سید دے کارنامے تاں حق صداقت کوں شرف بخشے
نماز تیغاں تلے پڑھی ہس تاں اے عبادت کوں شرف بخشے
تے سجدے اندر جو سر کپیا ہے تاں اے شہادت کوں شرف بخشے
حسینؑ فسق و ریا دا فاتح حسینؑ حق دے جہان دا اخاذ

کافی

بے رنگ راول واہ رنگ ڈکھائے نی
وس نحن اقرب اوجھڑ مرلے نی

کئی وچ مسیتاں متھے گسارن
کئی مندراں وچ چھینڑے وچارن
کئی بن تے وحشی جنگلاں سدھارن
کئی بدھ تے گھنگھرو در در نچائے نی

کئی وچ پہاڑاں پتھر چٹیندے
کئی بن تے چھیڑو جنگلی چریندے
کئی مر گئے بس وچ لولھیاں مریندے
سکھ سبھیں ستھڑے رڑدے اُٹھائے نی

آپے انا الحق رمزاں ڈسلائے نی
ول فتوے لاتے سولیاں چڑھائے نی
مڑ وے جوائے نی کھلڑیاں لوھائے نی
سرمد جیہاں دے سئے سر کپائے نی

کہیں کوں بھراویں کھوہ ہیں ستاویں
کہیں دے بدن وچ چا کیڑے پاویں
کہیں کوں بھٹاریاں دے بھٹھ جھکاویں
سر تے کہیں دے آرے وہائے نی

عرشاں توں بھیجیں عیداں دے جوڑے
آکھیں نبیؐ کوں "چا وانگ گھوڑے
دل صدمے ڈیویں ڈوڑے تے چوڑے
زہراں ڈیواتے زیرے کڈھلے نی

کئی کربلا وچ تسرے کھاۓ نی
بازو کپلۓ نی لاشے رُلاۓ نی
خیمے سڑلۓ نی قیدی بناۓ نی
پاطوق کڑیاں پیدل ٹُراۓ نی

اندروی توں ہیں باہروی توں ہیں
باطن وی توں ہیں ظاہروی توں ہیں
ارحم وی توں ہیں قاہروی توں ہیں
مفتے سفیرا جیتے رلاۓ نی

کافی

اوکیتے عشق کلھٹ رڑی
جا جاتے پۓ گۓ زڑٹ رڑی

جیں عشق دے نال کھڑھایا
اونکوں اُمڑی دل نی جایا
اوں آپ کوں آپ ونجایا
تھیا ایڈوں اوڈوں چٹ رڑی

اے جا جا ڈیندے پھاٹے
جیوں بجلی دے کڑ کاٹے
اے تروڑ سٹیندے گاٹے
تھی باز مریندے جھٹ رڑی

اے چال غضب دی چلے
چا خوب کریندے رتے
جاں ڈے گھندے وچ وتے
تاں کاری لیندے سٹ رڑی

کئی وچ بازار دکاون
کئی جنگلاں ماس سکاون
کئی بیٹھے کن پھڑواون
گھ بارتے شاہی سٹ رڑی

کئی لُڑھدے سیڑھ بحر وِچ
کئی مہرے کھاوِن گھر وِچ
کئی سُور چرا وِن جھر وِچ
پا عشق دے گل وِچ گٹ ڑی

کئی کھلدے چڑھ سُوئے داراں
کھڑ گاون عشق دیاں واراں
کئی رُلدے جنگل باراں
پئے پیر.ں سُول نِکھٹ ڑی

اے آرے گھت چِروِیندے
اے سر کپوا ڈِکھلیندے
وِچ کھلڑیاں بھوں بھر ویندے
کہیں نال نہ کیتُس گھٹ ڑی

جے اصلی رمز ڈِسیندے
چا وطناں توں نِکھڑیندے
دُکھ تریہہ دے سُول سہیندے
لا درداں دے کُڑ کٹ ڑی

اے گھوٹ کھیندی سہرے
مُس لہندی سو ہنے چہرے
بس چھوڑیئے حال لوڑے
پئے تھیندے ڈیکھ ہلٹ ڑی

تن بھائیں عشق دیاں ہلّن
کھڑیاں وچ برچھیاں جھلّن
کئی بحر توں دل ناں ولّن
قربان تھیون جھٹ پٹ ڑی

کئی قیدی جور جفا دے
پا طوق زنجیر وفا دے
گئے رُڑ دے پیر پیا دے
وِچ شام لگے گو گٹ ڑی

جیں سجدے سر کپوایا
کر صبر تے ساتھ کھایا
چڑھ سانگ تے حمد الایا
اوگیا ہے بازی کھٹ ڑی

نوں محض نہ ماریں دم ڑی
نینہہ لاون اوکھا کم ڑی
اے سار ڈیندا ہڈ چم ڑی
ناں جان سیفر دی بٹ ڑی

کافی

ردھی ڈھڑی مینگھ ملھاراں ساکوں موڑ مہاراں
چھمبھڑ، بندھ تے ڈہریں پاٹی، ٹوبھے تار متاراں
بکھڑا، ڈدھک موتیاں چھپری چھیل، کنڈھیل، اُلیٹی
لمب، اُوینڑتے دھامن، سنڈھ پئی نال وساہ ویٹی
ہلڑا، بھرٹ، مُرٹ، سٹ لاٹھی، کترن لاین بہاراں
لانے، پھوگ تے لانیاں، کھپوں، کنڈیاں رکاں لایاں
شاں شاں کرنے شوکن مورے پینگھے جھوٹن لایاں
گندلاں وانگوں سیوں نکتن کھمبیاں غیر شماراں
وگ ڈاچیاں دے، دھن گائیں دے بھیڈاں بکریاں چھانگاں
لیلے، گلبے کھیوے سُمدن، ہرن مریندن چھانگاں
بے فکرے تھی مستیاں دے وچ، ٹُردن جوڑ قطاراں
ٹبیاں تے چڑھ بہندن چھیڑو، وجھلیاں دے سُر لیندن
سورٹ، جوگ، پہاڑی گاندن، جھوک ڈومال وسیندن
اُگلاں مار ملاکاں جو جھوں ہونگن گھنڈ نتواراں
ڈیکھن لائق نظارا ہوندے مال اچ لوندی آدھبی
کیڑاں نال سڈیندن چھیڑو، "اڑی آ۔ ندی، ٹوبھی"
نال دی کوتے ننڈ شور کیندن گھیر دیاں ڈہندن دھاراں

پاٹی وانگوں ڈُدھ ورتاون، بچڑے جاگاں لاون
سہجوں سنگ سہیلیاں رل مل دل چا ارماند مچاون
کئی پیاں کھیڈن بیر گھساواں، کئی رل گاون واراں
دھمی ویلے وقت سُہیلے جاگن سگھڑ سیانیاں
ستھرے بھانڈے ڈُہی بلھارن بہندن گھٹ مندھانیاں
حق ہو حق ہو گھوٹے ڈیون پڑھ پڑھ استغفاراں
رولاں کان ڈگوں لاو آندن ہر ہر ٹوبھے سائیں
نیویں، پار تے وانگ ڈسیندن کچھیدن سنج صبائیں
میں رل گئی ڈو توں ناں آیوں، رونْدیں وقت گزاراں
سائیاں باجھوں مال ڈُہیلا، کئی نی ہتھ پچھریندا
کیندی بکری ؟ کون سنبھالے ؟ ہر کئی ہے در کیندا
اپنْی آپ سنبھال سفیرا لہہ رل گئی دیاں ساراں

کافی

دردیں جتے ایجھا گھاݨ   سکھ دی گئین وٹیندے واݨ
مُنہ کملانے چڑھ گئن رُتیاں
ترٹ ترٹ ڈیکھاں وانگوں بتیاں
گالھ کریندن ٻُڈھیاں لُتیاں   نوک تے نوک دی لاتے پاݨ

خوشیاں رس گئن ٻجھ گئن ہاسے
رت نہیں رتی ماس نہ ماسے
کڑکن لیلیاں ڈُکھدن پاسے   ایجھا چھک تے لئیس کماݨ

ہک ہک ذری میتھی ہاں گولی
ہک ہک دی میں نشتر یم بولی
جیں ڈینہہ دا سیں گیا ہے ڈولی   درد ڈتے میں چھانڑیم چھاݨ

سینگیاں سیا سنگ بدل گئے
ڈھانگے ڈھنگیم ڈھنگ بدل گئے
رنگ نی رہ گیا رنگ بدل گئے   ایجھی دردیں ڈِتی جھاݨ

ہُݨ نی آندیاں کوں اُلاساں
باقی رہ گئیاں ہن ارداساں
سُول کڈھیندا پئے ہڑاساں   ایجھا آتے بجے گھمساݨ

ازلوں تھئی ہم ڈکھ دی باندی ... اج نئیں جندڑی نی تھئی واندی
سُول سفیر، سر اند پواندی   سُول ٻٹیا ہم وڈھ پڑھاݨ

کافی

ہاں وِچ کھادِھم عشق دا تیر
اکھیاں رودِن رت دے نیر

دیداں لگیاں بھول بھلاوِیں
ہُݨ وت گل وِچ پیَن گلاوِیں
دُشمن لپٹے تھیَن پچھاتوِیں   ہر ویلے ہے دل دلگیر

تیغ برہوں دی لا کر سینے
دلڑی کھس گئے نین نگینے
ناں گزرے ہن سال مہینے   پل وِچ جکڑیم زلف زنجیر

توڑیں ماریم لکھ پھُٹکاریاں   قابو پے گُن زلف دیاں تاریاں
منتاں ترلے، کیتم زاریاں   ہِک نہیں منی بدر منیر

دردیں کیتم آن نماہی   دردر رُلیم تھی بے داہی
منڑناں لایم ساوَل ماہی   میڑاں کیتم پیر فقیر

بھیڑی قسمت کیتا دروہے   رو واں کر کر ڈینہہ ڈکھوہے
بے شک سوہنا ہیں وچ ڈوہے   ہُݨ تاں ڈیو چا سیئں دل دھیر

غیر اپنڑیں بدھ ڈیندن بیڑے
خوش تھیندن او ڈیکھ بکھیڑے
ہا ہنیاں نال نی چھکدے جھیڑے   لحظے لحظے پر تقصیر

اے غم محض سفیر نہ بھلاں
تھی بدنام نے جگ وچ ہلاں
ہو واں تینڈی ول وی رُلاں   مٹھڑا ملک مدن دا امیر

کافی

رو رو تے پئی دھاڑاں کراں دل لٹ گدھے پہلی نظر
لا تیر سینے سوز دا ماہی ولا آیا نہ گھر

دُنیا دے دھندے بھُل گیُم
بدنام جگ وچ ہُل گیُم
بے وارثی تھی رُل گیُم   وارث نہ ول لدھڑم خبر

بے شوں ہاں کملی سودی
ہر کوئی سڈے چندری نبھی
کل آدھی ہئی بابُل دی جھی   ساکوں نہ تاہئی وار سر

چاچے تے چاچی پھوپھیے
مامے تے مامی مچھیے
امڑی تے بابُل تھئے پرے   رُخ چا ڈتے سارے ٹبر

سک دیاں سدا سانگاں چلن
تن ڈھاندہ ہجراں دے بلن
ڈُکھ اردو زیر دپے تکن   سینھاں پُڑ بنڈں لال کر

نت ہِشِس سُول سہاپ ہے
کیتا ہجر کھڑ لاپ ہے
دل وچ پئی اوکاپ ہے   جرکیا جو ہے ہیں سنی اے جر

او عشق ماری چاٹ ہے
رگ رگ دے وچ چلاٹ ہے
تڑپھاٹ ہے کُرلاٹ ہے   رڑ دی دا دیندے سجھ اُبھر

نیکوں سینجر گو لیندی آں
خلقت توں راز لکیندی آں
نوڑیں نہ اکھ جھمکیندی آں   اکھیاں توں دیہہ یوندن بحر

———

کافی

ایہے کجھ پیچی جت بھیڑے میڈے خان کوں چاتے بھپٹ گئے ہن
یمں تاں اپنے جان تے آن تکاے میڈا تروڑ سہاگ دا جھٹ گئے ہن

ہیں تاں چھوری تھئی ہم بدھڑیں وچ بہوں ڈکھ دی جھاگل جھاگی ہم
میں خوش تھئی ہم ہن دس پئی آس میڈے مان خوشیاں دے ترٹ گئے ہن

میکوں سدھ ہوندی انھاں مکراں دی ہک تل اعتبار کریندی ناں
میکوں دھوکے نال شراب پلا کر نال نشے دے پٹ گئے ہن

میڈیاں دل دیاں دل وچ رہ گیاں کئی آس امید نہ پوری تھئی
ہتھ مکر فریب کماناں جا میکوں ہجر دیاں تیراں چٹ گئے ہن

یمں سکدیاں ہم دلدار لدھا رج ڈکھ سکھ حال ونڈایم ناں
میٹھا شکھ ناں بھاتا ویریاں کوں میڈیاں خوشیاں دا گل گھٹ گئے ہن

کیہاں ویر ہانے ڈیکھاں نال میڈے خوش وسدی جھوک اجاڑی گئے
منہ موناں دے دل کافراں دے میکوں نزمیت جان تے لٹ گئے ہن

نہیں سینگیاں دے وچ رج رلدا سب شہر بھنبھور اجاڑ ڈسے
میں کان قیامت آ گئی ہے یا جوج دے لشکر چھپٹ گئے ہن

یمں تاں غفلت دے وچ مس گئی ہاں تقدیر یر سفر ونڑ ہا کیتے
ہن تھل وچ رلدیاں جند ڈیساں میڈے جیون دے ڈینہہ گھٹ گئے ہن

کافی

کر دلبر یار بھلائی گئے
دل لٹ تے جھوک لڈائی گئے

لڈ جھوکاں یار سدھائے گھر بار نظر دن بھلے کھس بیور تر پور گا بھے
گل ہجر دے ہار پوائی گئے

سے پور پودن پل پل وچ ڈتا رولا یار جنگل وچ ساکوں سٹ تے یار تھل وچ
خود وطناں واگ ولائی گئے

سک ماریے جوڑ سنگھے دل بلبل گل کوں گوے گھیے باد خزاں دے جھولے
منڈھوں سکھ دا باغ سکائی گئے

نت روون نال وہارے گیا وسر سبھو کم کارے تھئی درد دی پارے پارے
لا سینے تیر جدائی گئے

دل دردوں موں بجھی مانہہ پئی کونج وانگوں کرلاندی سئیں ڈے کر سول اٹلزندی
ڈکھ پاسے نال سہائی گئے

کہیں ویلے چین نہ آوے ڈینہاں ہجر حرامی تاوے رت روندیاں رات وہاوے
ایں من کوں چوٹک لائی گئے

دل یار سفیر ڈوتا نگھے بہہ وزاڈاداں کانگے کڈاں تھیسن ملن دے سانگے
نہیں دلبر دا دارڈسائی گئے

کافی

ٹُریا دلدار ڈِے کے درد ہزار مزہ چکھیم یار دا
میکوں رب دی قسم، نہیں چھٹدا زخم لگا عشق کٹاری دا

خود گل وچ پھاہی پا بیٹھم جند سُولاں دات پھسا بیٹھم
دل سنگدل نال اڑا بیٹھم کر آپ کوں آپ فنا بیٹھم
چبتا رہیم نہ جا۔ کھیا دل وچ ٹھا چُھٹا تیر شکاری دا

سڑ جوسی فال پھلیندی ہاں بہہ کانگے روز اُڈیندی ہاں
اینویں رو رو حال ونجیندی ہاں پئی ہجر دے بھوگ بھگیندی ہاں
اگے درد سوایا ہیا یار چوایا سر بار خواری دا

کیتا ہجرہ بہوں مجبور سجن سٹ کاوڑ فخر غرور سجن
کیا ایجھا کیہا قصور سجن گِھنوں جھوک لدا لنگھ دور سجن
لدسوں سُدھ نہ سنبھال کیتا ڈکھاں بُرا حال ڈکھی درداں ماری دا

کیکوں دل دا حال سناواں میں پئی کونج وانگوں کرلاواں میں
رورو تے نیر وہاواں میں نِیں باجھوں کیں در جاواں میں
سیاں رُخ چا ڈتا ئے تھی گئے اپنے پرائے ملیا لقب اواری دا

سیں وطناں وانگ لاوے ہا آ اُجڑے تے بھاگ وساوے ہا
سب دل دے درد ونجاوے ہا تھی محرم گل چا لاوے ہا
سوراں رب تے رسول تھیوے عرض قبول اے سیفر لشاری دا

کافی

دما زجانی کاوڑ ڈکھائی اے
دل تے ڈکھاں نے کیتی چڑھائی اے

دربان آکھے در تے نہ آنوں جے ہیر پاتو ہیسیں سزا توں
ہئی جند پیاری تاں سر بچا توں جلاد بیٹھا کاتیاں کلائی اے

دشمن جے مارے کئی غم نئی تھیندا ویری جو ہاسیں دل کوں اکھیندا
کیا ڈکھ سناواں ہے ہاں چرنیدا ییں نال جو تھی اے سجناں کرائی اے

نیں سانگ سوہنا گھر بار چھوڑیم سینگیاں سہیلیاں دیاں سنگتاں وی توڑیم
سب کجھ ونجایم ہک تینکوں جوڑیم اتنا نہ جاتو اے وی کہیں دی جائی اے

غیراں دیاں بولیاں نشتر چبھیندیاں سینگیاں سہیلیاں طعنے مریندیاں
ہک ہئی دے کن وچ گالھیں کریندیاں ہس جوگ جندی دلڑی لٹکائی اے

سنگدل سجن نال لایم ہا یاری دلڑی کھسکے تھئی ہاں آزاری
مفتی ملامت تے جگ دی خواری نہیں ڈوہ کہیں تے میں آپ چائی ہے

ٹھہندی نہ ہا دی اینویں رلاوݨ غیراں دے کولوں جنس کاں ڈواوݨ
دل لٹ کراہیں ول مُنہ نہ لاوݨ اے چال سوہنا ڈس کیں سکھائی اے

بدلاں دی چھاں ہے جوبن جوانی زر مال دنیا سب چیز فانی
مٹ گئے نی لاکھاں رہی نہیں نشانی مغرور ناں تھی سب شئے پرائی اے

تیں باجھ ہک پل ناں چین آوے کم کار دنیا دا اصلوں نہ بھاوے
دشمن سجن سب اینویں الاوے کملا سیفر اے پاگل سدائی اے

کافی

نیں بن کو جھا حال ہے ماہی رُدروݨ نال دِہار وے
بھوں مُدگزری تانگھ تنگھیندیں ہُݨ تاں موڑ مہار وے
چوڑے، ہیرے، بُوئے، بینسر بُھلیاں سیندھاں مانگھاں
سُکھ مُکلا گئے ہیں مُٹھڑی توں ڈُکھ آ گئے کِدھ لانگھاں
ہجر فراق دے سخت سیاہی مرݨ دی ڈِیندن مار وے
اُٹھدیں بہندیں وسماں نیݨاں دل کوں مُول نہ وِسرے
آپ مُہاڑی نیڑے غم دے آپ کریندی آں وِہرے
لب کنبدن ڈِسکارے آندن لگ ڈیندی نک دھار وے
ماہیوا جابیاں حق ہمسایاں سینگیاں رُخ بدلائے
نت اَنہ بھردے جوڑ جُڑیندن اپنے تھئے پرائے
چوں چوڈاں وچ لوکاں لڑکاں نت دی ہوُر پکار وے
نہریاں بھبیندن ڈِینہ ڈیرائیاں سس توں روز پُہنچیاں
کالتھاں دے وچ کوئل وانگوں ٹھونگیں پئی ٹھکر بچاں
کھل بولاں، نچ داتی آدھن، چُپ دی کرن وِبار وے
ترنڈھیاں پاتے ڈِیدھن میکوں وسدے لوگ شہر دے
جلپے کہیں دی مُٹھ بھری لے میں آئی ہاں وات قہر دے
دل دے کالے جُرم سمجھدن سئیں دے نال پیار وے

عشق تیڈے وچ نت پئے ہلدن کئی القاب سکندری
کئی چٹ پیری بھوڑی آدھن کئی آدھے ہے چندری
کینڈے مُنہ تے ہتھ وچ ڈیواں دھم پئے گئی چودھار وے
میہنے جگ دے کھا گئے سوہنا مونجھاں مار مکایا
برہوں بھاہیں بال کراہیں تن دا خون سُکایا
خالی تن وچ وِجدی پئی ہے عشق تیڈے دی تار وے
سُݨ وے ماہی لوک اکھیندن اَنہ ڈُھڑا نینہ لایو
وا دِوچ ڈاہنگاں مار نہ کملی اج نیں کیا ہتھ آیو
زہر دے بھرے ہوئے بول مریندن لگھدن ہاں کپار وے
جے میں سکدی فضوں وڈیم ردح نہ پیسم ساہی
لوک اکھیسن بے وارث ہئی رُل موئی تھی بے واہی
مہنے ہاپ سیفر نہ بھتواں جیندیں ہل ہک وار وے

کافی

چوٹ اندر دی عاشق جالنڑے
دل نہیں رہندے ہوش ٹکانڑے

عشق ترازو تُلنڑا پوندے
تھی بدنام تے ہُلنڑا پوندے
رد ہی راہ دے رُلنڑا پوندے ـــــ محرم ہوندن لایاں، لانڑے

برہوں راکھس مارے لوکاں
ہجر مریلا ڈیندے چوکاں
سور سڑندین سُول دِباں نوکاں ـــــ زخم جگر دے تھیندن کالڑے

پاگل سڈ تے لوک مریندن
زندگی کے ڈِینڑن کیس کریندن
دڑکے ڈِڑے روز ڈریندن ـــــ چمکاں جیندن ہال ایلانڑے

جیکوں لوندن پیت دیاں لوبھاں
اونی ڈِیدھا عیداں سوبھاں
چین حرام کریندن چوبھاں ـــــ رت کھڑ روندن نیئن نمانڑے

عشق سفیر پوییندے چھاڑے
زور زُراور لیندے دھاڑے
ہجڑے مارے مار پچھاڑے ـــــ یاد نی رہندے راج ہیلانڑے

کافی

ازلوں ڈُکھی ہم ڈُکھڑیں دی ماری
ڈُکھ دِچ نبھایُم ڈُکھی عمر ساری

جمدیوں ڈُکھاں دا دائی ڈِوانڑ لایُم
جھولا ڈُکھاں دا امڑی پوایُم   گل تے ڈُکھاں دی لئی ہس کناری

کن وچ ڈِتونے ڈُکھڑیں دیاں بانگاں
اُٹھڑا رکھیونے لا ڈُکھ دیاں سانگاں
جو طرفوں آ گئے ڈُکھ چاتے ڈانگاں   اکھ بھال ڈِٹھڑُم ڈُکھ تھی ڈُکھاری

ڈُکھ دی گنگوٹی، ڈُکھ دیاں کھماٹاں
ڈُکھ دے گندیے، ڈُکھ اسرہاٹاں
لولی ڈِسایاں ڈُکھ دیا سنجاٹاں   پاسوں رکھیونے ڈُکھ دی کٹاری

ڈُکھ نال کھیڈیُم اپنے تے عینیے
لکھم تاں ڈُکھ نے لئے مُنہ تے ڈھپیے
قسمت ڈُکھایُم ڈُکھ چپے چپیے   اَئی سر ڈُکھاندی کالی اندھاری

ازلوں ہلیاں ہم ڈُکھڑیں دیاں ڈاتاں
میں جاندی ہاں ڈُکھڑیں دیاں ذاتاں
ماہی وی بھیجن کئی ڈُکھ سوغاتاں   ڈُکھ سہہ ڈُکھاں وچ رہساں گُذاری

ڈُکھ ڈِے نوں ساتوں میں ہیں نبھیساں
ڈُکھڑیں توں صلوں مُنہ نال ٹریساں

میں ہیکلی ہاں آپے بھگیساں   میڈی ڈکھاں نال کھتڑیں دی یاری

آج نئیں تاں ڈکھڑے ڈینہوں ڈینہہ سوائے
ڈکھ ڈیکھ دشمن تھئے اپنڑے پرائے
جیں ڈینہہ چا ساکوں ڈکھڑے ونڈائے   ہُوں ڈینہہ سفیرا ہوسی بہاری

کافی

کیویں دل دی لگی بجھاواں میں   تیں سوا کینڈے ڈرتے جاواں میں
سینے سک جوڑ سانگ لیندی ہے
پیا برہوں دی بھاسڑ بلدی ہے
تاہوں نکیم نیڑا پچھاواں میں

ڈینہاں راتیں نہ چین آندا ہے
عشق ظالم جگر کوں کھاندا ہے
مارے خنجر جے کرا کلاواں میں

سر چمکدی برہوں دی تلوار لے
کوئی سنگتی نہ یار غمخوار لے
واہ کئی نی جو سر لکاواں میں

ہر کہیں دی خوشی دے وچ جال لے
میڈا ڈکھ درد وچ برا حال لے
ڈسو کے نئیں ایڑیں نبھاواں میں

جھڑیاں چودھار غم دیاں ہاٹھاں
ماریاں سولاں گڑے دیاں چھاٹاں
ملے دلبر تاں ڈکھ سناواں میں

پیاں وجدیاں سفیر دل تاراں
تھیواں بے تاب غمدی آہ ماراں
لوگ سمجھن جوگیت گاواں میں

کافی

هُݨ درد ہیں کیتم تنگ وے
بس گالھ مُکا ڈوں ٹنگ وے

پئی ڈوڈو وچ شریکاں — نینڈڑے ناں دیاں لگیاں لیکاں
ساہ گھندیں نکلن چیکاں — ادعشق نے مارن دھک وے
نی مُکدی منزل پندھ دی — موہ کل گئی سندھ سندھ دی
هُݨ تھیم ہر دلی کندھ دی — ڈکھ کیتم ناسیں سک وے
نت ڈینڈیں کوڑے لارے — پئے نظرن ڈینہہ دے تارے
نینہہ ہجر دے برچھے مارے — تھیندے ہاں وچ پئے ٹھک ٹھک وے
گیاں خوشیاں نسے کھل ہاسے — رت رُتی، ماس نہ ماسے
تھیا جوبن گل گل ناسے — نینڈڑے اجڑ نی مٹڑے تک وے
بھلیاں ہار حمیلاں گانڑیں — پھل سیجھاں، تول، وہانڑیں
ناں جیتا رہیم ٹکانڑیں — تھئی آس وِیڑی تے ہک ہک وے
سڄ یار مٹھا من بھاندا — من موہنا گوشہ ہاندا
تیں ماجھے جی کر لاندا — اکھیں تھکیاں رستے تک وے
ڈینہہ رات سفیر بجھر دے — رت روندیاں وقت گزر دے
نینڈڑے عشق دے شیر بر دے — نی چھینڈے پانے چک وے۔

کافی

الحمدللہ جو دلدار رل گئے
مہ رخ سلونڑا او منٹھار رل گئے

جیوے ہمیشہ جوداگاں وَلائیس — سکدی بجھردی دیاں آساں پچائیس
اُجڑی دے اُجڑے آکویڑھے وسائیس — رُلدی اواری کوں گھر بار رل گئے
اُجڑی وُٹھی ہاں ہن خوشیاں کریساں — سینگیاں سڈیساں تے جاگئے لٖیساں
منتاں لہیساں تے چوریاں وَنڈیساں — مرڈی کوں جیوݨ دا اعتبار رل گئے
مولا ولائے چا خوشیاں دے وارے — ڈکھ درداج کوں، کرگئن کنارے
اکھیاں توں رُک گئیں ہنجھوں دے دھارے — ڈسکارئس گئن تے مُسکار رل گئے
سُکیاں سراں تے خُدا مینہہ وسایا — مُدتاں دی وچھڑی کوں ماہی ملایا
لاتقنطوا دا او وعدہ نبھایا — لاریب فی والا اسرار رل گئے
جنگل تے بیلے پئے نظرن بہاراں — رنگ روپ چا تے چا ہرشئے ہزاراں
رب سٔیں سُݨیاں ہُݨ چاندیاں پکاراں — بُلبل خزاں دی کوں گلزار رل گئے
طعنے مریندیاں وی خوش تھی الیندن — انگلیں مروڑن نے چک چندھیاں پیندن
دلبر ڈِکھادیں ہا دل ول اکھیندن — سینگیاں سہیلیاں دا اج پیار رل گئے
ڈھونیاں کوں غم ہے جو وس پئی نکاری — کیکوں سڈیسوں "بے واہی، اداری"
تر گئی سفیرا اے قسمت دی ماری۔ — بے وانئی کوں او نچ دار رل گئے

کافی

آ وَنج آ وَنج آ وَنج
غم دے حال وَنڈا وَنج

بدلاں لایاں گُونجاں — ولماں وَل گن کُونجاں
میکوں مارن مُونجھاں — ہک دیدار کرا وَنج
روہی لائن بہاراں — لُڈّھے تار متاراں
بس سر سُول ہزاراں — کیتے قول نبھا وَنج
لاتے پھوگ پُھلا ریے — شنگرباں جھنڈ سنگاریے
ڈیہہ ہن مینگھ ملھاریے — چیتر بہار سُہا وَنج
کھلدن ڈھڈھیاں بیلاں — رہ رہ پوندن رو بیلاں
دل ہے دات دلیلاں — ڈکھ نوں جان چھڑا وَنج
کجلے پاتن کانٹیاں — کمیاں تھیس سیانٹیاں
گھبکن مٹ مندھانٹیاں — وسدیاں نال وسا وَنج
سینگیاں رل مل آون — سُہجُوں سہرے گاون
میکوں آ چنجھواون — روندی آپ رہا وَنج
ہر شئے روگ ودھاوے — ساون کھاون آوے
ڈھول سفیرا آوے — اُجڑی جھوک وسا وَنج

کافی

دل وچ لاتے تیر جُدا یاں
دلبر ٹُر گئے رے مکلا یاں

قسمت بھیڑی کیتے دروہے — آئے خوشیاں تے غم دے چھوہے
اکھیاں رو رو پین پروہے — بھل گئے کجلے سیندھ سلایاں
کہیں بھل پیتے گئی ناں چیتا گن — ڈس اُٹھ سونہی جھوک لڈا گن
ویندیں باقی ناں مکلا گن — ڈھوتیاں لوتیاں لادیاں لایاں
جاہیں ڈیندیں وانگ ڈراون — صحن حویلیاں کھاون آون
وقت نشانیاں یاد ڈیوان — نیر دہاواں لگن نلا یاں
یاد کراں رل وسدے ویلے — کھل ہس خوشیاں موجاں میلے
کیوں ٹُر بیا ڈلدا رسویلے — سمجھ ناں اُبھریا شاہاں آیاں
کیکوں غم دا حال سُناواں — کیکوں دل دے زخم ڈکھاواں
آپ مہاڑی روواں کھاواں — رُخ بدلا گن ماہیو جھایاں
سیجھ تے پیے بھل لگن انگارے — نانگ نظر دا ہار سنگارے
سِک گھن آئی درد وِنگارے — خون خورا کاں ہجر کھوایاں
روندیں وقت سیفر وہاندے — گنڈ ولا گن گوشے ہاندے
دلبر ہوندن کول جنھاندے — اوسنڈ ویندن بخت سوایاں

کافی

ڈکھ سول نبھاویں، گل پو دی — گل پیتاں پاویں، گل پو دی
کہیں سوہنے رخ نورانی دے — کہیں الڑی شوخ جوانی دے
کھڑ تیر پچاویں، گل پو دی — کہیں گلی، اکھ مستانی دے
سر بدل جدائی دا کڑکی — تن بیت پرم دی بھا بھڑکی
ایتیں کرتنگ سکاویں، گل پو دی — رگ رگ پھڑکی، ہڈ ہڈ کھڑکی
دلدار پیارا آدی ناں — کئی دل دے درد ونڈاوی ناں
گل کندھیاں لاویں، گل پو دی — پیا بابل ویر الاوی ناں
بدنامی دی جگ راں ہووے — تیڈا پاگل وحشی ناں ہووے
زت نیر وہاویں، گل پو دی — غم، سوز، ہجر، سر چھاں ہووے
ہر کارکنوں بے کار رہیں — گھر بار کنوں بے زار رہیں
ددا دھکڑے کھاویں، گل پو دی — وچ شہریں خجل خوار رہیں
رہی ہوش نہ قول وہانیاں دا — بٹیں چھکا حال ایانیاں دا
جھر جھاگ ڈکھاویں، گل پو دی — تھیویں محرم لایاں لانیاں دا
رکھے نال نیڑے نت اٹھاہی — ہووے نیں وانگوں نیڈا او ماہی
در دُھوہیں لاویں، گل پو دی — یُس وانگوں تھی تے بے واہی
سر جاتے بار خواری دے — پھٹ لگی عشق کٹاری دے
ددا ڈینہ ولادیں، گل پو دی — نت وانگ سیفر لشاری دے

کافی

سُن وے پنچ دے خاناں ہودی قائم شاہی
تیکوں کھٹیندی ناں ہی ایڈی بے پرواہی

مُٹھڑی روز ازل دی نیہ نے نال نبھی ہم — ماہیو جان لڑھایا ہتھ دھوبی دے آئی ہم
بدھ تے پیت دے بدھنے لولی عشق مٹھی ہم — سولیں سانگ سماتم لحظہ لیم نہ ساہی
بے شک پیار وچ ڈوہ لے پیڑی غفلت کیتی — ہے ہے سمجھ نہ سنگیم کیچیاں دی بدنیتی
وسدی جھوک لٹی گئے کیتی گئے بے ریتی — ڈھگم دیسجھ سنجی کوں رو رو ویکھیم نساہی
مریم ٹھل ماروڈ دوسٹ تے سینگیاں سیاں — بھجدی نیر وہیندی ٹپدی لوٹے لیاں
چنی لیراں لیراں، چولی دھیاں دھیاں — لٹاں گل کوں ولھڑیاں جیندیں ہوندی پھاہی
ترٹے ہار رسیلاں، گھریاں کہل دیاں دھاراں — چاچا پیر اٹھاں دے رلدی جنگل باراں
بیبرپ جھلکن چھالے جُھبدے چوبھ ہزاراں — ، رورو ہکلاں ماراں رولیو کر بے واہی
پل پل پیر بجلے تتی ریت تھلاندی — اُتوں لکھ دے جھولے ساڑن لو تپل ہاندی
بھجدی بھجدی سڑدی رڑدی تے کرلاندی — رہبر عشق بنا تے تھی ہاں کیچ دے راہی

بھل وے خاناں بھل وے واہ جو پیت نبھایو
ڑیوں نال بھراواں سُتی نال جگوا..یو
بھاڑیں جان سیفرا میڈی سک ازمایو
یُس دی سرتا ہیں تنساں ڈیسی خلق گواہی

کافی

سسّی کرے سوال، وَل ورے خاناں دل وے
ڈیکھ مُٹھی دا حال، چیتے پنہوں خلل وے

کھلدی ہسدی سیجھ سُتی ہم
کُھل وچ پئے جنجال
رووں ہتھ مَل مَل وے

پھونڈ تھیا سر لٹ پٹ کرکن
عطروں بھنڑے وال
بُھل گئے ہیچ گُنڈل وے

پدے کُھل، ہٹولے سُرخی
پٹ کیتم مُنہ لال
سکیاں رہیاں جھل وے

پیریں چھلے، چھالیاں گنڈ زے
کھتیم ریت پکال
تھل سیا ہم تُل وے

ڈس اُن سوکھی پندھ اڈانگے
پیر پا گئے جتوال
کیتم پیت کھرل وے

کیں تے ذو وسیکر نہ میڈا ڈکھ ہم ہمدیوں نال
ملیم لیکھ ازل وے

کافی

ہکیح دا سیّن سردار وے، ہیں تھل وچ کلھڑی رُل گئی ہاں
بُھل گیوں قول و قرار وے، ہیں تھل وچ کلھڑی رُل گئی ہاں

سیجھ سہاگ دی رس نہ آیُم رَج ناں دل دے درد سُنایُم
کیتوئی اللہ تو ہار وے

ڈیر بھرا اُہن، بیں بھرجائی ہم خان دی لج ہُم لِس ناں آئی ہم
بن گئے لج بے زار وے

سُدھ ہوندی تاں ڈیکھاں چیندی رات چوہیری پھیرے ڈیندی
بُن تے چوکیدار وے

اَمڑی بابل ڈِتیاں جھڑکاں حق ہمسایاں، سینگیاں سیاں
جھل جھل گیاں ہار وے

سک چھڑکا نڑیاں ماریاں چھریاں پیروں راہنی جھر ڈوڑیاں
سُوکے لیر لنگار وے

پیریں ٹریم پیرے چاتے بُوہے بینسر خاک رُلاتے
تروڑیم چندن ہار وے

ملیم رہزن بکریاں والا مُنہ دا مٹھڑا دل دا کالا
لج رکھیم کلتار وے

ہن وت خاناں اللہ بیلی موت سفیرا بنیم سہیلی
تروڑیس ساہ دا تار وے
ہیں تھل وچ کلھڑی رُل گئی ہاں

کافی

دلدار پیارا نئیں لبھدا
جگ پھولیم سارا نئیں لبھدا

رنگ دپ گیا مُنہ ڈُمنا تھئے — مُغل سیج پھُلاں سے سُمٹا گئے
جھر جنگل بیلے گھُمنا پئے — میکوں راج دُلارا نئیں لبھدا
جو لگدا ہس اولاوس گئے — جند جاں ڈُکھاں دے ہاوس گئے
غم دے وِچ بیر جماوس گئے — کھِل ہس ٹھکارا نئیں لبھدا
بن دشتی جنگل بار پھراں — گلزار تے شہر بزار پھراں
ہو گوٹھ پھراں چودھار پھراں — او نور نظارا نئیں لبھدا
اُوندی سوہنی شکل شہانی دا — اُوندی لادی اکھ مستانی دا
اُوندے ابرو قوس کمانی دا — ہاں ٹھار اشارہ نئیں لبھدا
ہم سیت ہری میڈے سکھ لک گئے — منڈھوں باغ خوشی دا سُک گئے
کہیں ایجھی بدلی وچ لک گئے — میڈا چن، چمکارا نئیں لبھدا
جھت کرلیندی ڈیرک جلدی ہاں — ودی قدم قدم تے ٹھلدی ہاں
انٹ سوکھی ہاں وی رُلدی ہاں — میکوں سدھ دا تارا نئیں لبھدا
اینویں لگدے ہم کئی خواب ڈٹھا — رل وسدا ہا مہتاب مٹھا
اکھ اُگھڑی رلیم عذاب چٹھا — او ہو خواب دوبارہ نئیں لبھدا
چلیاں سوز سفیرا سوکاں ہن — نت اٹھدیاں دل وچ ہوکاں ہن
اے گیت نہیں میڈیاں کوکاں ہن — پر سمجھن ہارا نئیں لبھدا

کافی

سانول دی راہ دلڑی رہ گئی سدا وکاندی
سُولاں دے سیک سہندی نانگھاں دے تیر کھاندی

روز ازل دیاں لگیاں ہیتاں سجن بھُلایا — مُکھڑی اُتے مہر دیاں دیداں لئی بھنوایاں
جھیڑا بھُلائی بیٹھے من گالھ دھونیاں دی
کر یاد دلربا کوں رووال تے جگ داں — ہجراں دے زخم اُلٹے کیکوں میں ونج ڈکھاں؟
رگ رگ علیل تھئی ہے کئی جا دی کینی واندی
دیری ہے آڑا پاڑا سینگیاں وی سانگی ڈیندیاں — نت لوکی تے ڈر ترلے طعنے رہن مریندیاں
بے پاوڑی تھئی ہاں ماری ہاں ویقیاں دی
ہر پل ہے بیقراری لحظہ آرام کینی — سُکھ دی سویر کینی خوشیاں دی شام کینی
سولاں دا سجھ اُبھردے ہر راتے ڈکھاں دی
رستے رہاں ڈھلیندی کانگے رہاں اُڈیندی — دل کوں ونڈائی ہے پالاں دی ہاں مینہدی
وا کوں ڈیوتم سنیہے، ولدی خبر نئی آندی
موسم بہار آیا سانول اجاں نئی آیا — اُجڑی دا اُجڑیا ویڑھا کتے نئیں وسایا
سینگیاں سنگار کیتن میں ڈیکھ تے پلھاندی
میڈی ناں خیر سوہنا میتاں نبھا کڈھیساں — درداں دے نال جینویں جھیدی پئی اکھیساں
تُوں بے وفا سڈیسیں اے گالھ دل کوں کھاندی
ہن ناں آ خیر وقت اے ہکوار جھات پا ونج — اپنی سفیر بردی باندی کوں مُنہ ڈکھا ونج
ساہ تے وساہ کینی آئی موت ہے سراندی۔

کافی

ظالم وچھوڑا پیا خون پیندا
مُٹھڑی ڈوسیں دا آدن نی تھیندا

مدتاں گو کیاں رڑدیں لگھا ندیں — روندیں، بجردیں، سکدیں للھاندیں
نہیں سوز رُچلا ہڈ ماس کھاندیں — بے تاب تھئی آں دل ہے چر بیندا
خوشیاں دے ازلوں ہن پھل کمانے — دلڑی اُڑ اِیم او کھے اڑا سنے
دردیں نہ چھوڑیا جیتا مُکے — بے سُول ڈھینڈھا دا ہے کھلیندا
رستے بھلیندیاں دیداں دی پک گئی — پیغام نے ڈے قاصدوی تھک گئی
عرضیاں لکھیندیں کاتب دی اک گئی — آدھن اساں توں خط نی لکھیندا
سوہنیاں دا سہرا گیا دلڑی ٹھگ تے — نگڑی وری ہاں آدن دی تنگ تے
دیداں وچھائی بیٹھی ہاں دگ تے — درداں توں جیڑا بیا ہے دگیندا
رُخ ڈیکھ تھئی ہم کملی جیہی میں — سکھ ساتھ جانم ڈکھ دی بھری میں
بیٹھ لاتے سنبھلیم نال سکھ ذری میں — کیویں رسیندا؟ کیویں منیندا؟
لاہیر اکھ دا دلڑی پھٹی گئے — ڈکھ ڈے تے سکھ دے پیرے اُتی گئے
کاں کوڑا کرتے روندا سی گئے — توں دیں آدھی رہ گئیم اینویں نی کریندا
قسمت سیفرا لے ڈینہہ ڈکھایا — اج تئیں تاں ماہی پھیرا نی پایا
آئی جند لباں تے دعدہ جو آیا — پر تانگھ وچ ہے دل نی جھلیندا

کافی

دلڑی توں ارمانی نہ تھی ایہندے کلھٹ اینویں ہوندن
ہو ہوتے ڈو ڈو شہرتاں، پوجدھا ترٹ اینویں ہوندن

سُن اینڈیاں کارگزاریاں — کھس گھندے سرداریاں
بنگلے، محل، جو باریاں — گھر بار چٹ اینویں ہوندن
ڈیدھانہ جور کھوڑ ہے — سرکھن کریندا کھوڑ ہے
گلے سٹیندا اتروڑ ہے — بازاں دے جھٹ اینویں ہوندن
اے عشق دا انعام ہا — کوڑا لگا الزام ہا
یوسف تھیا نیلام ہا — پیتاں دے ہٹ اینویں ہوندن
جذبہ ہا جوش، جنون ہا — جو قیس تھیا مجنون ہا
ہجراں نپیڑیا خون ہا — ڈھمیاں دے وٹ اینویں ہوندن
سوہنی نے سک چاڑھی لہر — ٹھل پئی کچے تے کرا ہر
ایں عشق دے خونی بحر — وچ گھاٹ گھٹ اینویں ہوندن
منصور چا رھیس دارتے — کیکن جبل دی دھارتے
مویا ہا تیشہ مارتے — ڈھونیاں دے ڈیٹ اینویں ہوندن
سسی کنوں کھسیس پنل — اجڑی دی دل لدھ کس نہ گل
بھنج بھنج مری وچ مارو تھل — بیرین تلکھٹ اینویں ہوندن
رانجھا رہیا منجھیاں چردی — شہ شمس نے کھلڑی لھوئی
سردنے دی سرائی تھیئی — گل گیڑ گٹ اینویں ہوندن
جیں عشق وچ رکھیا قدم — ہوں پے سفیرا رنج دغم
آخر کریندے سر قلم — تھیندے ہلٹ اینویں ہوندن

کافی

نت برہوں بکھل دیاں دھاڑاں ہن
بدھ ماراں پکڑ پچھاڑاں ہن

ہیں روز ازل دی لُٹڑی ہاں
ڈکھ سول دے تیراں چٹڑی ہاں
ناں اج تئیں سوزوں چھٹڑی ہاں — پیاں ملدیاں روز لتاڑاں ہن

میڈے گھر وچ غم دی شاہی ہے
نینہ ظالم سخت سپاہی ہے
سکھ نال میڈی اَن ٹھاہی ہے — ڈکھ بیٹھے پکڑ مُہاڑاں ہن

ہک سانول سینہ سلیا ہے
آوار فرق دا چلیا ہے
تن دھاندھ ہجر دا بلیا ہے — پیاں آندیاں سخت ہواڑاں ہن

ہُن نام خدا دے داگ ولا
یا میں مُٹھڑی کوں کول سڈا
بِن باجھ میڈا من ٹھار مٹھا — گھر لگدے وانگ اجاڑاں ہن

نہیں لوڑ ہیکڑا دولت دی
ناں شاہی، شان تے شوکت دی
ناں طاقت، عظمت، حشمت دی — تیڈے رخ انور دیاں باڑاں ہن

کافی

اوکھا عشق جنجال لوکو اوکھا عشق جنجال
اتھ کئی تختاں بختاں والے رُل موئے تھی کنگال

خویش قبیلہ رُخ بدلیندے کولوں بہن نی ڈیندے
ماپیو بھین بھرا ہمسائے ہر کئی سخت الیندے
پاگل جان تے تاڑیاں لیندن نندھڑے نندھڑے بال

نی رہ ویندا جیتا جاتے لوک شہر دے ہسدن
حال فقیراں کپڑے لیراں مینہ پتھراں دے وسدن
عشق دے سہرے ہوندن ہر تے رت دے لتھڑے وال

سکھ سیجھاں تے خوش سُتیاں کوں عشق مریندے چاہاں
گُل پُھل ہار رحمیلاں سٹ تے کھندن بھل دیاں واٹاں
بھل ویندے ہن محل منارے جنگلیں نصیب دی جال

یار دے کوچے دیاں کُتیاں دے عاشق پیر چمیندن
کئی زاہد بھل صوم صلوٰتاں جھڑ وچ شور چریندن
پجنے پوندے یار دی خاطر ماہ جیوں سُرکھ تال

جیندیاں دے جسم عشق لہو ہیندے پڑھدا نئیں تکبیراں
بے خوندیاں کر عشق مریندے سوہنیاں سسیاں ہیراں
سر کٹویندے دار چڑھیندے عشق دا جوش جلال

ہار سنجھوں دے گل وچ ہوندن پیت پوبندی گانے
سُول سموے تھیندن سارے بہندن کھول خزانے
ہجر فراق گھلیندن ویلاں پیندن درد دھمال
سوچ سفیرا دم ناں ماریں اوکھا یار منیندے
گھر لٹویندے، ساتھ کُہیندے، سجدے سر کٹویندے
آخر منزل سانگ دی پُجن تے تھیندے وصل وصال

کافی

آپے وَنجا عشق دا روگ رائی
جوگ رائی جندڑی، جوگ رائی جوگ رائی

ہُن کیوں رت دے نیر وہیندیں
رڑدیں پٹدیں، حال ڈکھیندیں
بے طوری تھی، جگ کھلویندیں
بلڑے پاتا ہنت دا سوگ رائی

ہائے جُتی اے سر رگڑیسیا
ہیٹھ ہجر دے تن کٹڑیسیا
ہڈیاں روچوں مکھ رنبڑیسیا
رس تھوی رہنی بچنا پھوگ رائی

سُولاں نال برابر تُلسیں
تھی بدنام تے جگ وچ رُلسیں
وانگ دیوانیاں در در رُلسیں
اللہ جانڑے کتھ کتھ جوگ رائی

تھئی ہیں عشق دے راہ ڈو راہی
ایں منزل وچ عیب ہے ساہی
کئی رُل ڳئے سٹ شوکت شاہی
عشق دا آخر حاصل جوگ رائی

ہک دی ہک وچ بس ہک تھی ونج

پار ہے پار فراق دے سی ونج

ہیت ایہ مر ونج، مرتے جی ونج

ایہ بن، یار سفیرا، بھوگ رائی

کافی

رُخ توں پردہ یار ہٹاتے

دلڑی لُٹ گئیں دیدار اتے

آبرڑ غنت ہک بجلی چمکی

چیتا بجّوریا اکھ نال چھمکی

ہوں ڈیٹھے دی ول آئی ٹمکی — بے وس کر گئیں لب مسکاتے

ونگھریاں زلفاں پھاہی پاتی

دھار کجل دی ماری کاتی

مارُو نیناں چھری چھاتی — نال نگاہاں تیر چلاتے

نینہہ دیاں ماراں پچھاڑاں

سک دے بھانبھڑ کڈھن ہواڑاں

تپ نپ سوزوں ہکلاں دھاڑاں — مونجھ لہا ونج پھیرا پاتے

تیر نگاں ہن اکھیاں درمیاں

جان جلائی ہجر دیاں گرمیاں

بھاندائی ہن گھر زرور میاں — کلھڑی کوکاں ڈینہ ڈلاتے

دید بھرایاں دل کوں گھالاں

روح وندلاں یاداں بھالاں

راہاں تے بہہ بھالاں بھالاں — کانگ اڈاراں چوریاں پاتے

آگل پی کوں لا گل سوہنٹا
گل گئی دی پچ پا، گل سوہنٹا
من گل بھتی ہاں پا گل سوہنٹا   عید کرا چا کول سڈا تے

سوز سیفرا! جاہی پیترے
رگ رگ دے وچ لکھ لکھ چیرے
ہن تاں آ مِکھ وقت اخیرے   جان لباں تے اڑ گئی آتے

کافی

پے لیکھ اپچ پیچ کُھل گئے
گھر آتے سوہنا ول گئے

میڈا مٹھڑا ماہی ہیندا
من بھاندا یار جہیندا
پر سچ من تے کوڑ کہیں دا   کر جیندی جان قتل گئے

ہنس کھیتا کئی در جیوا
نہ تاں کر کھندی پر چیوا
میڈیاں آساں دا ترمیوا   ٹک سر گئے تے جل بل گئے

چھک ماریس ہجراں کانی
و تاں وہلی دانگ دیوانی
سب جوبن جوش جوانی   ہک لحظے دے وچ ٹل گئے

ہک رنجی ہم سر سانویں
رج ندلئی ہم جیندے ناویں
ہونڑے ٹھڈھڑے پیٹ کچھانویں   اج سر مٹھڑی تل ڈھل گئے

ناں سنگیاں دا کوئی ساہلے
ناں بابل ویر دا ٹھاہ اے
بن موت نہ ڈسدا راہ اے   کر چھوڑی ہی ادسانول گئے

چا گھتی اے درد ملندری
ہیا کھاندے اندرو اندری
دھک مارین عشق قلندری　　سر بھیر گئے پیبا رل گئے
بھل سرخیاں مانگھ کجل گئے
کھل زلف دے پیچ کنڈل گئے
بھل گل زل مار دھل گئے　　رس یار سفیر بھل گئے

کافی

سانول سلوٹا دلبر جھوکاں لڈاتے ٹر گئے
دروھیاں گھتیندی رہی آں سونڈا کھڑانے ٹر گئے

تھئی ہم ازل دے ڈیہنوں جیندی ہیں بردی باندی
رہ گئی آں جیندے ناں نے مفتی سدا رو کاندی
مدتاں دی پیت لگڑی پل وچ بھلاتے ٹر گئے

دشمن تاں ایوڑیں کھڑتے بانساں کلں بھائیں لبندن
گل ٹھکدے خوشی دے چپ خاک وچ رلیندن
دھوتیاں دی گالھ من تے جھیڑا بھلاتے ٹر گئے

میڈی تاں آس اے ہی سوہنے دے نال رہساں
زری پوشاکاں پیاں سیجھاں سہاتے بہساں
ڈھے پن محل خوشی دے موکھاں ودھاتے ٹر گئے

سینگیاں سہیلیاں دی ہر وقت لوک لوڑکے
شہرت اتے ملامت بجو دھار ل گئے ہوکے
لاغرض من داماہی دشمن کھلاتے ٹر گئے

اکھیاں توں نیر وہندن سینے ہجر دیاں سانگاں
قاصد ہزار بھیجم لکھ لکھ تے ہٹی آں کانگاں
غم دا پہاڑ ترٹ پے رلڑں روا تے ٹر گئے

برہوں دے بندی خانے عمراں پئی گزر دی
رکھی ہمیڈے صبر دی کانی پئی اجاں نسر دی
تانگھاں دے تتے تاوچ تراہمڑ تپاتے ٹر گئے
لاتقنطوا سفیرا اللہ دلیسی والا
ہندی ہے وا البندی مکھی فراق سارا
لجپال نال رلیسی ایہڑیں سہاتے ٹر گئے

کافی

ایجھا ظلم کماناں
سانول جھوک لڈاناں

جنہیں آدمی مرضی — ورتی رکھ لا غرضی
ناں من میڈی عرضی — وسدیاں نال وساناں
سانول جھوک لڈاناں

ازلوں ہک دا اصول اے — ولڑی سخت رنجول اے
جھیڑے رات قبول اے — چلوں کھل نے الاناں
سانول جھوک لڈاناں

کیتم عشق گناہ اے — سینے بلدی بھاہ اے
بس ہن نیڈی چاہ اے — دل دی آس پکاناں
سانول جھوک لڈاناں

ہلدں مہاٹاں کوکاں — سوزوں رنڑکاں شوکاں
رگ رگ ... شوکاں — ڈیویں محض دواناں
سانول جھوک لڈاناں

مونجھاں مار مکیسن — ڈکھڑے تراہمڑ میسن
اکھیاں نیر وہیسن — کالے ویس پواناں
سانول جھوک لڈاناں

جتھیں جچ تے بہساں — دڑکے دا ہاں سہساں
بݨ تے بردی رہساں — محرم راز بݨ ناں
سانول جھوک لڈا ناں

تیݙی دید دی تسی آں — پھسی آں پر ناں لسبی آں
خاناں تیݙی سسی آں — سوہی سیج سُہاناں
سانول جھوک لڈا ناں

اوگن ہار سہیر اے — ہُݨ تاں ݙے دل دھیرا اے
من گھن عرض اجیرا اے — مکھڑا شمس لُکا ناں
سانول جھوک لڈا ناں

غزل

بنیا درکھ وفا رنی نہ حُسن و جمال تے
تہمت نہ لا اجائی وفا تے ہلال تے
او جیڑھا شخص کھلدا ہا نت ہیجے حال تے
اج غور پیا کریندا ہے تاریخ دی چال تے
ماضی تے رکھ نظر نہ اگوھیں خیال تے
بس کامیاب ہیں جے رکھیں ہیاں حال تے
ہر پیار اولے شک ہے تے نفرت دے پچھوں اُس
اے تجربہ ہیں کیتا ہے ہک عمر گال تے
پتھر دے دل تے پھلاں جہیں وپ دوستو
سادل دا پردہ پاتے شکاری نے جال تے
ٹرٹ تے کہیں کوں پیار جا کر ناصحا تے ول
ہک ݙینہہ تاں کھلپدا ݙکھا کھل تے جال تے
الفت دا راز کھل نہ ونڄے آسمان تے
فریاد نی کریندا ہیں بس ایں خیال تے
اے دل نتے زندگی دا، زمانے دا تیݙا غم
جیندوئیں جو مُݨ دا بار کہیں چھوٹے ہال تے
کوئی سسی نیت اج دی ہے ہتوں دی گول پچ
اوݙیکھ ۔ رلی لیر بھی ݙسدی ہے جال تے

جے حُسن ڈیکھا ہمی ناں وَل طُور تے نہ ڈُرنْ

نہ تِ دِل دے جھات پا چا مگر دل سنبھال تے

رنجؔ دا اَلم دی بزم دے وِچ روشنی سی کیتے

پہلیاں تے ڈِیوے رکھداہاں نینھوں دے بال تے

کُل آسی پرسوں آسی، اُجھو آیا کئی سیفر

اَج نئیں مَیں دل کوں رکھیا ہویا ہے ٹھگاں نے

غزل

خیالیں کوں شکلاں ہیں ڈِیندا رہیا ہاں

تے دل آپ سیساں نویندا رہیا ہاں

زمانے دی کا وڑ جھلیندا رہیا ہاں

محبّت تاں دل دی کریندا رہیا ہاں

ہیں سُولیاں تے چڑھدا رہیاں، پر وفا دے

تقاضے تاں پُورے کریندا رہیا ہاں

اَنوین تاں ہزاراں ہیکوں اپنا آدھن

مگر تنکوں ڈِھم تاں کہیندا رہیا ہاں؟

نیڑے رُوپ دیاں خُوشبواں چوری کرتے

ہیں لفظاں دیاں پھُلاں کوں ڈِیندا رہیا ہاں

محبّت دی مٹی قلم نال پٹ تے

کدُورت دے کھڈّے پُریندا رہیا ہاں

عجب گالھ ہے اج اُدو غیر لگدے

جیکوں مونڈھیں چاتے کھڈیندا رہیا ہاں

اُدُکیا ہو یا ہا میڈی ذات دے وِچ

تے مَیں اُونکوں جگ تے گُولیندا رہیا ہاں

زمانے دیاں رسوائیاں کولوں ڈر گئیاں
تیڈا پیار تئیں توں لکیندا رہیا ہاں
تیڈی گالھ کرنی ہئی پردے دے اندر
تیکوں تیڈا ثانی سوہنیندا رہیا ہاں
سفیرا وفا آشنا جگ تے کئینی
میں ہک ہک دے دل کوں پھلیندا رہیا ہاں

غزل

کیجھی رت بہانی تھئی کیجھا زمانہ آیا؟
آپنے ڈیکھ نئے آرھن جو بیگانہ آیا
ہک زمانے توں منھاں نڈوہا بیڈا جیوݨ پر
مرگئیم تاں بیڈے روݨ کوں زمانہ آیا

کوئی وی وار لگیاں دار کرݨ توں نہ رہیا
پر بیڈے لب نئے کہیں دادی رگلا نہ آیا
باجھ ساڈے تیڈی نفرت دے اندھارے جھاگݨ
کہیں کوں جرأت نہ تھئی کوئی بیا نہ آیا؟

اج ولا شہر دے لوکیں کوں چوادے پتھر
تیڈے کوچے ڈو ولا تیڈا دیوانہ آیا
سکھ گئیوں ناز ادا، جور جفاناں جلدی
نہ کر رگئی تیکوں انداز وفا نہ آیا

بیار دی دستی سفیرا ہے عدم دی وستی
جیڑھا ہک وار گئیا گھر ڈو ولا نہ آیا

غزل

نہار منداں بنیوسے، ڈِتوسے لوڑاتے
وفا دی بکھ نہ ڈِتی اساکوں کہیں داتے

اُنویں تاں حیراں کوں ملدے ہن کھاکلاں پاتے
پر اپنے عشق دا حقدار اساں ہک جاتے

جتوسے نہناں نکھاں تے پیار دی نہ ملیا
اساں تاں کجھ وی نہ کھٹیا جہان وچ آتے

صبر دا تیل شفا ہے برھوں دیاں زخماں کوں
علاج خود نہ کریں، ڈِودھ وٹ مسیحا تے

بنی دے وقت کہیں کوں جے ڈُکھ سُنبھے تاں
مذاق کرتے اوکھلدا ہے گالھ بدلاتے

کلھوکی گالھ ہے ہیں توں گھنڑی نہ وسدا ہا
ملتے جو اج تاں تریا گئے منجھے تے وٹ پاتے

مرے دی گالھ نشیں ہُم کھڑاہاں پتھر کوں
خموشی اُوندی نے بیدا جھلیک کڑاکھاتے

جے لج دی چنڈر نہ نکتا تاں کیا بنا سگساں؟
گھروں نکل تاں پہایں دل دا کنجوس جاتے

ڈُہک پیا میڈا دل اپنی ہار یاد آ گئی
جڈاں کہیں کہیں نفعے نتے ہار گل پاتے

جے در تے بیر دا دن لاکھڑیں ناں اج توں بعد
کڈا ہیں گھر ڈِو نہ آدیں سفیر سر چلتے

غزل

سارے شیشے اندھے تھی گن، کیویں اپنڑاں آپ سنجاناں
سچ بولاں تاں، کوڑ نفر دے، ذہناں دے وچ پے گن کاناں

پوہ مہینہ ٹھڈیاں لوُرھیاں ۔ میڈا کھولا بن دروازے
گھر دی دولت، ہکا گندی، آپ لھیٹاں ڈرتے تاناں

اوڈوں پھلاں دیاں پتریاں دی تلواراں توں تکھیاں تھی گن
ایڈوں میکوں ٹرناں پے گئے، پیار دے ڈگ تے پیر ولاناں

تیڈے میڈے اندر سوہناں بس اکھیں دے ظرف دا فرق اے
تیڈی اکھ وچ ہیں ناں ماتم، میڈی اکھ وچ جگناں ماناں

میڈی بدنامی نے یارو کجھ ڈُوجھیاں کوں وی وچھ چھوڑے
ہر او شخص بُرا سمجھیندے، جیڑھا میڈے ناں الاناں

میکوں در توں ہک ڈِتا ہے، دلبر تر در تر نڈکے ڈے تے
خود دی میڈے خواباں دیو چہ آون چھوڑ سگے تاں جاناں

دل دی سنگت لوڑی دیندن توڑے حال بِفرا اے ہے
نت اسمان ٹھکارے مارے۔ دھرتی جھلے روز مکاناں

غزل

نہیں شکوہ زمانہ بے وفا ہے
سنا سایار جو نا آشنا ہے

توں جو گاہ اندھارا ہے ڈُریا چل
ایندے دامن دے وچ ہک سوجھلا ہے

میڈی وستی دے وچ دی جُوتاں کہیں لوں

مہینے اُبھرݨ دا قصہ دی سنا ہے
سمندر نال دے ہی دھوڑ دے وچ
خدا جانے جو لے گیا ماہر اے!

زمانے نال تُردا ہم تاں بچ گیاں
میڈی منزل دے راہی کوں اکھا ہے

سئیرا آکھ ڈیو دل والیاں کوں
جے ہمت ہے تاں میکوں آ ملا ہے

غزل

بیا دی اعتبار کر، بیا کہیں کوں پیار کر
اے زندگی گزار گھن تے دن وی انتظار کر

حقیقتاں سُنجاݨ گھن تے راز آشکار کر
ڈِسا جو حق آں حق آں ہیں تے خود کوں وقف دار کر

دلا نہ کہیں دی آس رکھ دلا نہ کہیں دے ورتے ٹُت
نہ آپ شرمسار تھی، نہ ہے کوں شرمسار کر

ایں گل دی کوئی گل نہیں اے گل کڈاں ہیں لی آدمی
توں اج دا ہیں تے اج دا بݨ توں اج تے انحصار کر

محبتیں کوں چھوڑ دے فریب دی مثال بݨ
جے کامیاب رہݨا ہئی تاں دل کوں سنگسار کر

ہجوم غم دے وچ سئیرا! رتے جگ کوں ناں کھلا
جے مرد ہیں تاں مرد ہو، بردشی دی اختیار کر

غزل

کیا حال سناواں درداں دا اک ویندے تے بیا آ دیندے
ہر آون والا آس دے ڈیوے پھوک کے نال بجھا ویندے

توڑیں جتنا بے پرواہ ہووے ایں گالھ دی کئی پرواہ کینی
متاں در آون نوں ہنک ڈیوے ہیں گالھوں جی گھبرا ویندے

ہیں توبہ کیتی مے کولوں سب جام صراحیاں بھن سٹیاں
پر اوہ ساقی منتوالا نت اکھیاں نال پلا ویندے

ایہو جیں لک چھپ دے وچ عمر کٹی اور آندا ہے پر ملدا نئیں
اکھ بھالاں نال اڈیک ڈیندے اکھ لوکاں نال ول آ دیندے

ڈیہہ راز نیاز دے گل بلبل کوں ڈیکھ تے حسرت آندی ہے
بیا بول سفیر پپیہے دے میڈے دل دے تار ہلا ویندے

غزل

تیکوں بیہہ تے نیڑے مقابل گو لبینداں
ہیں ساحل اُتے ہاں تے ساحل گو لبینداں

جنوں ایجھا ویڑا چا کیتا ہے میکوں
جو منزل تے پہنچ تے دی منزل گو لبینداں

بگہ نال جیڑھا چا تقدیر بدلے
ہیں ایجھا کوئی مرد کامل گو لبینداں

محبت دے دھاوے، کدورت مکا وے
ہیں اُلفت دا ایجھا کئی عامل گو لبینداں

ہیں دل آیا ہاں نیڑے در تے دوبارہ
اتھائیں گم تھیا ہے میڈا دل گو لبینداں

جڈاں دی لگی اکھ، ولا اکھ لگی نی
او ملدا ہا جیں وچ، او محفل گو لبینداں

سخی کوئی ایجھا نی ملیا سفیرا
جیڑھا آپ آکھے ہیں سائل گو لبینداں

غزل

مظالم سہہ تے پر چپ بیندے نہ ہاسے
ڈسا ڈکیا اساں جیندے نہ ہاسے ؟

سنبھل تے بول، او ویلے ڈہا گئے
ذرا دی سامنے تھیندے نہ ہاسے

نشاں سوچو ۔ ہائے تھی سگدے ہا جو ساقی
پلیندا ہا، اساں پیندے نہ ہاسے

اساکوں جاندا وی ہا نہ کوئی
جتھاں جو تیندے سڈ ویندے نہ ہاسے

جتھاں کوڑی نظر ڈھرو، اٹھا ہِس
توں ہس پوندا ناں اج تھیندے نہ ہاسے

اساڈا ناں کوئی دی بار نہ تھیا
سفیرا یار اساں کیندے نہ ہاسے؟

غزل

تھی گئے محفل دے وچ مدہوش دیوانے بہوں
بھر ڈِتے ساقی نے اکھ دے نال پیمانے بہوں

ناں غیر ہِن اُنس تیڈا ڈیکھ، دل پیا آکھدے
تیڈی محفل وچ اساں وی بن ن بیگانے بہوں

نفرتیں دی چور گیا اخلاص انگلیندی گئی
برتری نے کئیہ سٹیئے بے لوث یارانے بہوں

کوئی دی مفہوم الفت دا ادا ناں کر سگیا
زندگی دے وچ اساں لکھیئے ناں افسانے بہوں

عشق جو ہا ناخدا، کشتی کنارے آ لگی
زور ناں لاتا ہا ورنہ موج دریانے بہوں

ذہن جو بدلین نظر دا ذوق وی اوئی رہیا
کھنڈرین دے روپ وچ نظرین پری خانے بہوں

رو پیم ناں خوش تھیا، ساریاں خطائیں کھل گئیاں
توڑ ین بھڑکایا ہا اونکوں میڈے اعدانے بہوں

درد دل ناپید ہے، سوز جگر نایاب ہے
درحقیقت شہر وچ کھل گئن شفا خانے بہوں

باغباں تھی تے سفیرا آپ ناں گلچیں نہ بن
اے چمن نہکیا ہے گھن تے رت دے نذرانے بہوں

غزل

سدا اسیح تے اتنا تاں دل دغا نہ کرد
اساکوں پیار دے رنگ اچ تاں ڈبنا نہ کرد
وفا دی شرط ہے ہر حال دے وچ وفاداری
نماز عشق کوں خنجر تلے قضا نہ کرد
کمال فن دا نقاشہ ہے جھک نوں ہودے
بس خود شناس بن تو آپ کوں خدا نہ کرد
ہمیشہ نزدیک رہ کے نہ کادڑاں چھنڑکاں
کوئی تاں گالھ کدا ہیں چا ہر مانہ کرد
ادھورا جام تے ڈر ادہی موڑیہ پھیر کر ہیں!
رقیباں سامنے سڈ تے تاں بے مزا نہ کرد
ایں پرسکون تلاوت سو نہ ڈیئی پتھر
مینڈی جہان کوں یہیں پیار آشنا نہ کرد
وصال یار ہے یارو، وصال جھبوٹ ڈیو
"کوئی دعا نہ کرو، ہن کوئی دوا نہ کرد"
انھاں ستم توں جے اج تائیں ہتھ نہیں ر دکیا
اساں دی مرد ہیں آکھیا نسے "جفا نہ کرد"

غزل

اعتبار ہصلوں نہیں انسان دے کردار دا
کتھ ڈوہ ہرا؟ کتھ مکانہ سوچ دے ہموار دا؟
ڈیکھاں کیویں انسان گونگو ہندے کہیں غمخوار دا؟
مل ونجے ناں جانے جیوں، حس ننینڈے بار دا؟
رخ تباہی دی طرف ہے ویلے دے افکار دا
شیت آدم نے زمانہ ہک دفعہ ول غار دا
کون نبھائی دا بھرا؟ تے کون یار لے یار دا؟
توں وی زک ڈیونڑ دی سوچیں ہیں دی بھاوار دا
کوئی ہیٹری ہے نہ کئی احساس ہس نہیں تار دا
کتنا بے فکر نظر دا ہے مسافر پار دا
کل دی نکتے خون ڈوں چوں دے ہتھوں ڈو جار دا
اج دی ہک کالم سادو ناتھی گیا اخبار دا
مشرقی ٹھکاے لیندن تے ڈھیندن ناریاں
ڈیکھ تے بکنا جنازہ مشرقی اقدار دا
زلزلے نوں ڈھے، جو پوے تاں دی زخمی کرے
تا ہوں گدھم آسرا ہک ریت دی دیوار دا
ذکر چھوڑی دبنداں سے دا، زلف دا، رخسار دا
میکوں ہی احساس اے آخر وقت دی رفتار دا

غزل

ایں طرح دِل کوں نویں زخم ڈھیندے رہندن
بکو ہٹیئے ڈیہنہ ، جیویں ویس ویٹیندے رہندن

آپنا کیہو جیہاں پیارہے جیندیاں مر گیوں
پیار والے تاں مرن بعد وی جیندے رہندن

توں دی ہک بھُل ہیں، تاں دل مانڑ ناں کر سوچ ذرا
سبت بھُلاں دی پیچھنڑ ہے پٹیندے رہندن

کتھاں توں کتھاں اساں ، ڈیکھ ہاں اوقات اپنی
یاراں دے موہنوں وی اے لفظ سُنیندے رہندن

دل پرستاں دا رہنڑ مادہ پرستاں اندر
جیویں پھُل کنڈیاں دیوچ رہ تے وی جیندے رہندن

سامنے آؤ ناں سب بھا کلاں یاتے رلدن
کنڈ ولیندی ہے تاں سو عیب چیندے رہندن

کندھ ڈھئی ہے تاں ڈول گھر بھوں نیڑے تھی کن
فاصلے مٹی دیاں کندھاں توں وی تھیندے رہندن

ناںگد اوپر تاں محدود ہے ساوانڑ توڑیں
بندے تاں بندیاں کنوں روز ڈنگیندے رہندن

کاش ادحق دے صحیح معنے سمجھ سگدے سیفر
جھاں توں دُوجھیاں دے حق روز مریندے رہندن

گیت

کملی کوں ناں شور مچانا
ڈکو ڈکرتے سِک جتوانہ

پیت دے پندھ اڑانگے ہوندن
بعضے سانگ کسانگے ہوندن
ہمت کر، دِل پدھ، گھبرانہ

لوکاں کولوں پیار لکیندے
ہک ہک کوں نہیں درد ڈسیندے
چُپ کر پیار دی ریت بھُلانہ

سن سن نیندڑیاں سوز دیاں کوکاں
دِل دِچ اُٹھدیں غم دیاں ہوکاں
گزریئے ویلے یاد ڈوانہ

ہجر فراق دی بھا وچ سڑ ڈیکھ
لیکھ کیتے قول سنے آڈ دیکھ
بے صبراں وچ ناں رلکوانہ

گیت

آدے ماہی ہک دار موہنجے من دیاں موہنجاں ماروں
آدے ماہی ہک دار

ساون ماہ سہیلے لائی رم جھم مینگھ ملہار
آدے ماہی ہک دار

چہکن بلبل، اغن پپیہے پی پی کرن پکار
آدے ماہی ہک دار

آماہی سٹ بے پرواہی ہن تاں موڑ مہار
آدے ماہی ہک دار

خواجے پیر دے ڈیہاں چھٹے گل لا دم دلدار
آدے ماہی ہک دار

بھاگ سہاگ سفیرا جاگن کرم کرے کلتار
آدے ماہی ہک دار

گیت

دل دلبر دے رخ دا دیدار منگدے
سکھ منگدے تے چین قرار منگدے

سک سوہنڑے دی نظی ہے غالب
دل ہے دید سعید دا طالب
ہک جند ہووے تے ڈیوں قالب
ایجھا گوڑھا سجنڑ دا پیار منگدے

سنگت ہووے رات ڈینہاں دی
سر تے ہووے چھاں زلفاں دی
وِتھری ہووے سیج پھلاں دی
گل سوہنڑے دیاں بانہاں دا ہار منگدے

ہکی نال تے ڈیوں دل دھڑکن
ہک ہے دی سک وچ پئے پھڑکن
پیت برابر بھائیں بھڑکن
ایہو رب توں سفیر وار وار منگدے

گیت

محبت تھی گئی ہے بُھل بُھلا دیں
خبر ناہں ہئی جو پتے ولین گگلا دیں

تیڈیاں نیناں چلائے تیر کاری
میڈیاں نیناں توں تھی گئے نیر جاری
زرا در جو تھیوں کیوں ناں ردا دیں

میکوں ڈنگیے تیڈیاں زلفاں دیاں ناگاں
جگر زخمی کیتے فرقت دیاں سانگاں
مسیحا ہیں توں کیوں ناں لوٹ لا دیں

تیڈے سانگے سجن گھر بار چھوڑیم
سہیلیاں سینگیاں پر دار چھوڑیم
ودی گولاں ہیں کندھاں دے پچھا دیں

بہوں تھی لے سنبھرا نال میڈے
کڈی گھر دے تاں کینجھا حال میڈے
دعا ڈیساں جے کر گل نال لا دیں

گیت

محبت جرم ہے بس کر کھڑا ہاں
سزا ڈیو و لڑائی سر کھڑا ہاں

میں سمجھیا ہا ایندے وچ چین ملسی
خوشی دا ڈینہہ سکھ دی رین ملسی
ڈکھاں دے نال جھولی بھر کھڑا ہاں

میڈے خواباں دی تھئی تعبیر الٹی
ازل توں ہئی میڈی تقدیر الٹی
ہمیں بازی پیار والی ہر کھڑا ہاں

محبت وچ کھڑاں دلڑی پھسائی
کڈاہیں تاں اوڈے ڈیسن رہائی
اُمیداں نال بکڑی در کھڑا ہاں

گیت

سٹ عادت چھیڑے لاون دی
سکھ ریت، پریت نبھاون دی

ایویں دھوتی چا بھر بیندے ہن
ایویں کورے کوڑ مریندے ہن
ہے ساری چال لڑاون دی

تیڈا رس ونجنا، ساڈا مس ونجنا
بن تیغ چھری دے کس ونجنا
کر کھل ہس نال نچاون دی

اساں لوکر تیڈے نال دے ہیں
تیڈے نال توں مفت وکاندے ہیں
نت سوچوں سوچ مناون دی

ہر ویلے تیڈیاں یاداں ہن
ار داساں ہن فریاداں ہن
کر یار اساں دل آون دی

گیت

کوئی نی منڈھ بانڈ شر تکرار دا
سدھ نہیں منشا ہے کیا دلدار دا

لب جو مسکائیس تاں زخمی دل تھیا
مست تھیا بےخود تھیا، بسمل تھیا
دلربا قتلام دیج کا بل تھیا
کم گدھا ہس اکھ دی تلوار دا

روز دی ہیں نال ہس ان بن انویں
سوز غم دی سرتے ہے گھنج گھنج انویں
دل اتے پرا ونجدی ہے دن دن انویں
نقش دل تے نقش تھئے اوہ یار دا

وچ کلیجے درخیالی دیندے کھل
دل بغاوت دے اتے ویندا ہے تل
سامنے آندے تاں سب کچھ ویندا بھل
حوصلہ تھیندا نہیں گفتار دا

گیت

چھم چھم چھم چھم کرتے آئی ساون رُت البیلی
باغ بہاراں، گل گلزاراں مہکیے صحن حویلی

کالے کالے بدلاں دے وچ کھیون دے لسکارے
رِم جھم مست پھواریں کیتی ہر ہک شاخ سہیلی

کھجیاں گل کٹمالے پاتے، اُنباں رنگ وٹائے
پھلاں دے اسمان تے چمکے تاریاں وانگ چمبیلی

سینگیاں رل مل پینگھاں جھوٹن، کئی جو کھیڈاں رُسدی
اُلفت نال مناتے آکھن، رج تے جھوٹ سہیلی

موسم مست سفیرا سوہنی، دیداں ہن سدھرایاں
گل لاون کوں وسکن پا نہیں، انگن سہاوم ویلی

گیت

قسم رب دی اُجڑ تا ہیں تتی نی نین جھمکائے
سجن دا کل دا وعدہ ہا خبر نی کیوں نہیں آئے!

میں موکھاں کوں وسا ریا ہم — انگن سارا لوہا ریا ہم
میں گھر سارا سوڑا ریا ہم — بناوٹ تے سجاوٹ دے میں سارے زور ہن لائے
میں سینگیاں سب سڈایاں ہن — اُتے ڈنڈیاں مٹھایاں ہن
پلنگ طولاں وچھایاں ہن — تے گلدستے بناتے ہن عطر کستور چھنڑ کائے
میڈے دل وچ امنگاں ہن — خوشی دیاں جلترنگاں ہن
میڈیاں فلکاں پتنگاں ہن — میں کجلے پاتے لاہنڈیاں خوشی دے دیس بدلائے
محض پھنڈی نہ ماندی ہم — خوشی دے گیت گاندی ہم
نہ ہی کئی گالھ بھاندی ہم — سجن دی رہ ڈو دیداں ہن اجھو آئے اوہے آئے
میں سمجھیا ہا جو آ دیسن — میڈیاں موکھاں وسجا ویسن
تے اُجڑی کوں وسا ویسن — خدا جانے ولا ڈیکھاں کہیں دھوتی چا بھرائے
رہم رستے بھلیندی ہیں — رہم تانگھاں نگھیندی ہیں
رہم کانگے اُڈیندی ہیں — ملاں پھوپے تے سڈ جوسی میں پوتھی پتر کھلوائے
جے آپونڈے تاں دس پوندی — ڈکھاں دی دل نہ ڈس لوندی
نہ جند سولاں دے وس پوندی — سفیرا لیکھ قسمت دے خدا بن کون مسائے

گیت

سوہݨیاں دا سہرا سا نوڑا، ناں کر مہر ڈیدھا تاں وَنج
جے پیار دے قابل نہ ہیں، کوڑی نظر ڈیدھا تاں وَنج
کھل کھیڈ وِچ ماری گیا نیناں دا نازک تیر ہے بس
نیڈی کھل دا میڈی دل اُتے جو نشے اثر ڈیدھا تاں وَنج
مسکاتے لب دل کھس گدے ہے وس پھتھم گاری دے وچ
بھاگھی تاں ہاں پھتکی نہیں، بھج پلیں پر ڈیدھا تاں وَنج
نکھڑے تے ڈکھ بڈگدھم خوش ہاں ہلی سوغات ہے
کیا ڈے ڈیتم کیا گھن گدھم، اسوں دے سکھر ڈیدھا تاں وَنج
کھاداں بدن دا ماس نت پیواں جگر دے خون کوں
ہاتھ پوشا کاں بیت دیاں لڑکیے لہر ڈیدھا تاں وَنج
سٹ گئیں ڈکھاں دے گھاٹ وچ ہجراں نپیٹرا باعرق ہے
باقی سکا اکھیاں دے وچ لپ لپ دی چھر ڈیدھا تاں وَنج
درداں دے وچ ویڑھی گئیوں چو بھاں چھبن دھاڑاں کرے
اپنی ادا دی نیدرچ تھیندے حشر ڈیدھا تاں وَنج
برہوں قصائی آگیا گاٹے تے گوڈا رکھ ڈتس
نازاں دے خنجر نال تھئے ٹوٹے جگر ڈیدھا تاں وَنج
اینویں بیر موڑی کرذری کن للاتے سُن گھر ٹرات کوں
توڑیں ناں اُلا، جند ناں چھڑا، وَسدے قہر ڈیدھا تاں وَنج
بدنامی دے ڈر توں تھوی آیا سفر دی لاش تے
نہ ڈے فاتحہ، نہ توں پھل چڑھا، او سِ قبر ڈیدھا تاں وَنج

گیت

اَکھ نال سجݨ دے لڑ گئی اے
دل زلف دے دل وچ اڑ گئی اے

کوئی جادو ہا مسکار دے وچ
سرخی تے کجلے دھار دے وچ
ہک وار ڈٹھم دل ہوش نہیں
اَکھ تار یدھ بھیج تے کھڑ گئی اے

ہر ویلے یاد ہے ماہی دی
او ندی عادت بے پرواہی دی
نت سختیاں سول سہیندا ہے
وچ ہجر دے رگ رگ سڑ گئی اے

انداز عجب ہا بولݨ دا
مسکاوݨ دا، لب چولݨ دا
اَکھ جھمکی ہے مسکار کنوں
دل بجلی بدلیں وڑ گئی اے

گیت

غم دل دے دل دا دل ہے، ہک پل تھیا جدا نہ
جو کجھ گزر دی ہیں تے واقف کوئی تھیا نہ

سرکار عشق بخشی خوش تھی تے غم دی دولت
فرقت دیاں جیگراں، رنج والم دی دولت
شکوہ کراں میں کیڑھا؟ کیا کجھ تھیا عطا نہ؟

مدتاں دی بیقراری بݨ گئی قرار یار د
ہݨ دل کوں آ گئی ہے حس انتظار یار د
دردواں، جو سݨ تے سوہݨا وعدہ کرے وفا نہ

کہیں آکھیے دل نذر کرملسی تڈاں نظارا
دل مل دی نی دکاندے پئے گئے ایہو کھیارا
بیاکون سکوں ڈیندے اپݨا تاں خود رہیا نہ

سکھدا ہے ہنر پارݨ کئی بیہنرے بدل تے
پھندے جو جیئوں مارے ہر حال پہنچے دل تے
زد وچ کھڑاں، نشانہ تھیوس کوئی خطا نہ

ناصح تیڈی نصیحت ہے بے اثر نظر دی
توبہ شکن کوں ڈیکھݨ عادت ہے ہک عمر دی
ممکن ہے، دل ادں کافر کوں من گھنے خدا نہ

دل تے ادں مہ لقا دی تصویر چھپ گئی ہے
آیات عشق دی سب تفسیر چھپ گئی ہے
ہر وقت کول رہندے، ظاہر نظریں ملیا نہ

دشمن سفیر آ دھن سݨ تے کلام تیڈا
بالکل سمجھ نی آندی کیا ہے پیام تیڈا
ہستی سنبھال اپݨی ڈنگھے سخن الا نہ

زرعی نغمہ

ہُݨ زور ہلاں تے لا جٹا
ناں محنت توں گھبرا جٹا

تیڈے ہل وچ ملک دی عظمت ہے
تیڈے ہل وچ طاقت حشمت ہے
تیڈے ہل وچ شان تے شوکت ہے
توں ملک دی شان ودھا جٹا

ہل واہندے رہن سیالے وچ
گھنگھرو گھمکدے رہن ہنالے وچ
ناں ہمت چھوڑ کتالے وچ
توں ہیت دی ریت نبھا جٹا

ہر پاسے باغ بہار ڈسے
ہر پاسے گل گلزار ڈسے
تیڈی لکھ لکھ منّ دی بار ڈسے
کجھ ایجھا دیس وسا جٹا

اے سبھ اکھان پرانے ہن
گھر جیڑھے دے وچ دانے ہن
او ندے کملے یار سیانے ہن
توں سارا ملک رجا جٹا

بن بدلہ رحمت ملک تے وَس
توں وَس وَس نے ڈکھلا ڈے جَس
ایہوں وسدا رہ، ہتھی وچ یک لَس
وچ ننگ نے کال بھجا جٹا

واہ بخشی شان فقیریں کوں
ڈِتی دھرتی رب جاگیریں کوں
پیا ڈیدے شاہ فقیریں کوں
توں دھرتی کوں رنگ لا جٹا

کہیں شئے نہ باہروں محض منگا
سب جنساں اپݨیاں آپ اُگا
خود رَج رَج کھا بکھیاں کوں کھوا
ہُݨ ایجھا وار وَلا جٹا

توں گوتیں وات وطن ناں ڈے
دھن نال دی چوریں کوں اَن ناں ڈے
غدار دی گالھ تے کن ناں ڈے
توں اپݨی گوڑی گا جٹا

تیڈے ہتھ تقدیر وطن دی ہے
وچ ہل تاثیر امن دی ہے
ڈِتی داد سفیر سخن دی ہے
بیا ڈیندے نال دعا جٹا

ہک زرعی نغمہ

میڈے دیس دے ہالی شیر، دُنیا رِیس کرے
ڈِتّی دیس دی رقسمت پھیر، دُنیا رِیس کرے

ایندی ہمت اے عظیم
ایندا حامی اے کریم
اے ہے قوم دا دُلارا
اے ہے دیس دا سہارا

کیتی شام دی آن سویر، دُنیا رِیس کرے

ایندے ہل دیاں اوڑاں
گڈھیاں نُجھ دیاں موڑاں
چیرے دھرتی دا سینہ
کڈھے لعلاں دا خزینہ

ایندا بھاگاں بھریا ہیر، دُنیا رِیس کرے

تھل کیتے گلزاراں
لایاں فصلاں بہاراں
کناں چھولے تے گوار
مکی، باجھری، جوار

ڈِتنے لانگنکاں دے ڈھیر، دُنیا رِیس کرے

GP (Bwp.) 45 Misc.—5000—11-82
۲۰۵۲۴
۸۹۱۶۷۹۱
تاریخ واپسی
معیاد واپسی گزرنے کے بعد دس پیسے یومیہ دیر ینہ عائد کیا جاتا ہے
استعمال ہو جانے کی صورت میں مستعار کنندہ کو کتاب کی جگہ نئی کتاب یا اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی
G. P. (Bwp.) 58 Misc 2000—3-84

سرائیکی شاعری دا سفیر

جناب سفیر لاشاری دا کلام ہنوں تھوڑا میڈی نظرتوں گزریئے پر ایں گالھ اچ کوئی شک کائنی جو میں ایں کلام توں اتلا متاثر تھیاں جو میں سچی مچی انہاں کوں سرائیکی شاعری دا سفیر یعنی پیغمبر سمجھݨ ݙگاں کیوں جو انہاں دے شعر اچ اُو ساریاں خوبیاں موجود ہن جہڑیاں شاعری کوں پیغمبری دا جزو بݨا سگھدین۔ خواجہ فرید دی روہی دا ایہہ شاعر اتلا اُچا تے قد آور ہے جو ایندی الہامی شاعری کوں آسمان وی جھک تے سلام کریندے۔

میڈے خیال اچ خواجہ فرید اتے خرم بہاولپوری توں بعد سرائیکی دے ایں ٹے وسیب دے لفظ تے چولستان روہی تے پنجند دی ݙیکھ ویکھ تے منظر کوں سب توں زیادہ سرائیکی دے ایں عظیم شاعر نے پیش کیتا اے ایہو سبب ہے جو میں اینکوں سرائیکی شاعری دا سفیر آکھݨ تے مجبور ہاں تے ایہہ گالھ وی ہکی اے جو سفیر لاشاری دی کامیاب سفارت نے سرائیکی شاعری دیاں حدیں کوں ہوں وسعت بخشی اے۔ اینویں معلوم تھیندے جو ایہہ چولستان دا نہیں بلکہ پورے سرائیکی وسیب دا شاعر ہے۔ جہندیاں حداں موہن دے دڑے توں گھن کے قدیم دکھنی بولی دیں کھنڈریں اجنتا تے الیورا دیں غاریں تئیں پھیلیں ہے۔ میں سفیر لاشاری دی ایں کامیاب سفارتکاری تے عظیم شاعری کوں سلام کریندا ں سرائیکی جیوے۔

فرزند سرائیکی

میر حسان الحیدری

وٹل سلاطین۔ کراچی